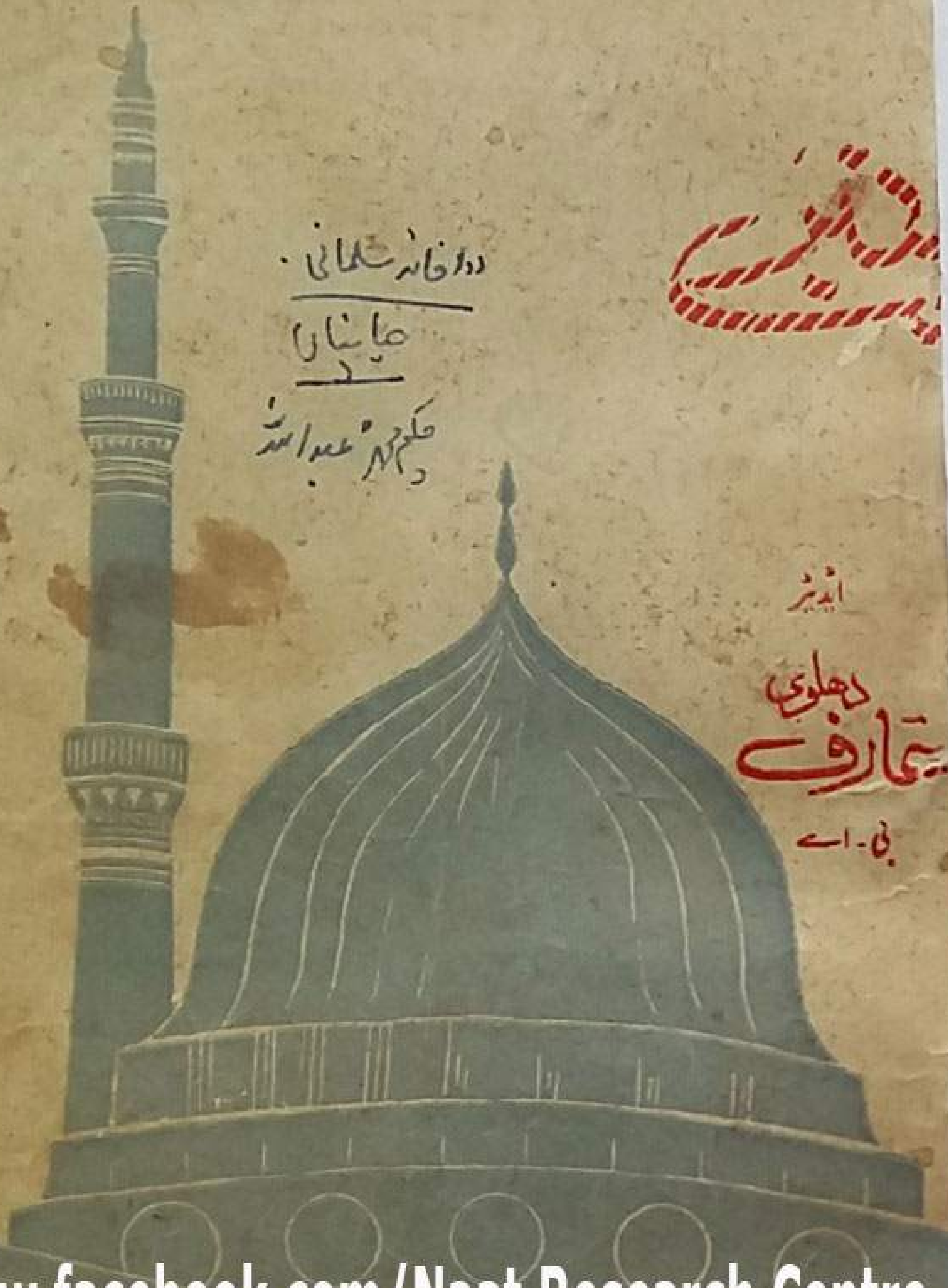

دوا خانہ سلیمانی

ملتان

حکیم محمد عبداللہ

ایڈیٹر

عارف دہلوی

بی۔ اے

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

ہفت روزہ

ملتان

یہ ہیں ادارہ سیر و سفر کے منیجر مرزا محمد ممتاز —— جنکی دلفریب مسکراہٹ ہر کسی کا دل جیت لیتی ہے۔ جنکی بھولی بھالی اور پر خلوص باتیں ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرلیتی ہیں۔ جنکا اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار ہر کسی کو اپنا بنا لیتا ہے۔ جنکی صاف گوئی اور حق پسندی ہر کسی سے داد تحسین وصول کرلیتی ہے۔ جنکا خلوص و ایثار ہر کسی کو اپنا والا و شیدا بنا لیتا ہے۔ آپ تین سال سے ادارہ سیر و سفر سے وابستہ ہیں۔ ۲۲ سال کے اس حسین نوجوان میں بے شمار ایسی خوبیاں ہیں جو اسے ایک دن بڑا —— بہت بڑا انسان بنا دیں گی انشا اللہ

(عارف)

www.facebook.com/Naat.Research.Centre www.sabih-rehmani.com/books

خالص دیسی گھی کی مٹھائیوں کا واحد مرکز

شادی و دیگر پارٹیوں کیلئے

ہماری خدمات حاصل کریں

عزیز سویٹ مارٹ

بازار حسین آگاہی

ملتان

عینک نظر کی حفاظت کے ساتھ چہرے کی زینت بھی ہے

اِس خدمت کیلئے

صدیقی آپٹیکل ورکس

فون نمبر ۳۰۰۵

صدر بازار ملتان چھاؤنی کو یاد فرمائیں!

سُوتی، سِلکی، ریشمی اور گرم کپڑے کے علاوہ

شادی کے موقعہ پر

ہر قسم کے پارچات

سُوٹ تلہ، سُوٹ سلمہ، سُوٹ ٹشو و ساڑھیاں تلہ

وغیرہ کیلئے

تشریف لائیے!

نوٹ "ملٹیکس" کی تمام مصنوعات مثلاً شرٹنگ، کاٹن سمر، لوسگی و بیڈ سیٹ وغیرہ بھی مل سکتے ہیں

پرنس کلاتھ ہاؤس

فون نمبر ۲۴۶۸

چوک بازار ملتان

ملتان بھر میں بوٹوں کی مشہور دکان

بمبئے بوٹ ہاؤس

چوک بازار ملتان

فون نمبر ۴۴۹۳

تشریف لاکر خدمت کا موقعہ دیں

تازہ اسٹاک ہر وقت موجود رہتا ہے

گرم کپڑا

- ولیکا ملز
- لارنس پور ملز

} سوٹنگ و کوٹنگ

- نون ملز ــــ ویلور، لیڈی کوٹنگ اور کمبل
- ہرنائی ملز ــــ لیڈی کوٹنگ، کمبل اور بلیزرز

کی ــــ بہترین، دیدہ زیب، پائیدار نئی ورائٹی

کیلئے

خواجہ اینڈ سنز رجسٹرڈ

(سابق خواجہ بوٹ ہاؤس)

کلاتھ مرچنٹس

چوک بازار ملتان شہر

فون نمبر 2152

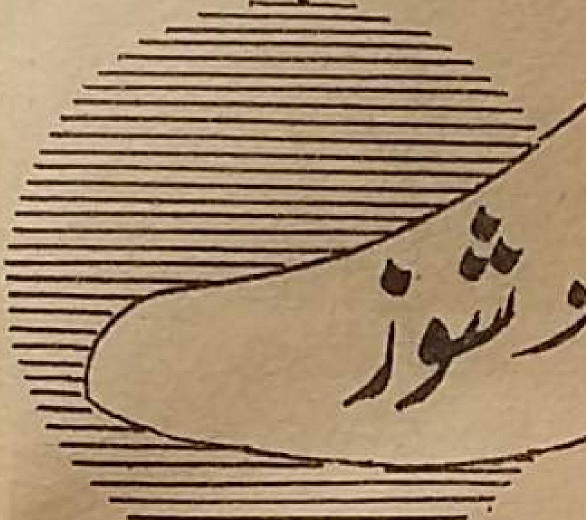

بلحاظ موسم

ماڈرن، خوشنما اور مضبوط ورائٹی کیلئے

جنرل بوٹ ہاؤس

ہیڈ آفس — برانچ

چوک بازار ملتان • حسین آگاہی ملتان

حال ہی میں بالکل تازہ ورائٹی اور دلکش نمونوں سے حسین آگاہی بازار میں نئی برانچ کھولی گئی ہے!

ضرور تشریف لا کر شکریہ کا موقعہ دیں

آپ کے پیسے کا نعم البدل

ملتان کی واحد رجسٹرڈ امپورٹڈ سوپ فیکٹری

مشتاق سوپ فیکٹری

کے

بنے ہوئے صابن

ہر دکاندار سے خرید فرمائیں

فون نمبر

فیکٹری:- ۲۰۵۶ آفس:- ۲۰۴۸

موسم گرما
کیلئے

• شارسکن امریکن
• ڈیکران امریکن
• ٹیرڈون جاپان

اس کے علاوہ

کاٹن ٹسر • گیبرڈین

• سمر (دولیکا ولانس لوپ)
دیدہ زیب رنگوں اور ڈیزائنوں میں

ترین برادرز
چوک بازار، ملتان

شادی بیاہ
کیلئے
بنارسی ساڑیاں
(دلکش اور دیدہ زیب ڈیزائنوں میں)

• ٹشو سٹ — خوشنما رنگوں میں
• سلمہ سوٹ — ماڈرن ڈیزائنوں میں
• مون لائٹ — ٹیکنیکل کلروں میں
• بروکیڈ — نئے ڈیزائنوں میں
کریپ پرنٹ
جدید ڈیزائنوں میں

ہم سے خریدیں

فون نمبر ۲۷۸۴

ترین کلاتھ سٹور
چوک بازار، ملتان

ملتان میں
خوشنما رنگوں میں، سوئیٹر کیلئے ہمہ قسم
اُون
اور سامانِ آرائشِ جمال اور کشیدہ کاری، سلمہ ستارہ و گوٹہ کناری
کا مرکز
پاک برادرز جنرل مرچنٹس ۴۱۱ چوک بازار ملتان
فون نمبر ۲۳۶۲

ریڈی میڈ ملبوسات
اور سامانِ ہوزری کے علاوہ سکولز یونیفارم
کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

رؤف سنٹر
بازار حسین آگاہی ملتان شہر

ایر کنڈیشنڈ فوٹو سٹوڈیو

فون نمبر ۳۰۰۳

جس میں داخل ہوتے ہی پسینہ غائب، درماندگی ختم اور طبیعت بشاش ہو جاتی ہے

یہ سٹوڈیو ملتان میں اپنی نوعیت کا پہلا سٹوڈیو ہے

ہالی وڈ فوٹو گرافر ملتان

بجلی کے بلب

ارزاں نرخوں پر خریدیئے

دکانداروں کیلئے خاص رعایت

تاج الیکٹرک سٹور

فون نمبر ۲۰۴۳

www.sabih-rehmani.com/books

نعت نمبر

ہفت روزہ سیر و سفر ملتان

شمارہ	مورخہ ۳ اگست سنہ ۱۹۶۳ء	جلد ۵

منیجنگ ایڈیٹر

اے کے درانی

- ایڈیٹر عارف دہلوی بی اے
- سب ایڈیٹر اسحاق ہوشیارپوری
- آفس منیجر مرزا محمد ممتاز

پرنٹر پبلشر اے کے درانی، مطبوعہ امروز پریس ملتان بمقام اشاعت حسین آگاہی ملتان

www.facebook.com/Naat.Research.Centre

فی کاپی ۷۵ پیسے

تعارف

- الوداع، قارئین بیروسفر! ——— عارف دھنکانی
- پیغام ——— مولانا مسعودی صاحب
- نغمۂ الہام ——— ادارہ
- نغمۂ حبیب ——— ادارہ
- درود شریف ———

عربی و فارسی نعتیں

- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ
- حضرت حسان بن ثابتؓ
- حضرت غوث العالمؒ
- حضرت شمس تبریزیؒ
- مولانا جامیؒ
- حکیم سنائیؒ
- خواجہ عطارؒ
- شیخ سعدیؒ
- حضرت بو علی قلندرؒ
- حضرت امیر خسروؒ
- اسداللہ خاں غالبؒ
- علامہ اقبالؒ

اردو نعتیں

- مولانا الطاف حسین حالی
- اعلیٰ حضرت بریلویؒ
- حسن رضا خاں بریلویؒ
- حضرت محسن کاکوروی
- حضرت درد کاکوروی
- بیدم وارثی

- مولانا ظفر علی خاں
- سیماب اکبرآبادی
- اکبر الہ آبادی
- ابوالاثر حفیظ جالندھری
- جوش ملیح آبادی
- اسعد ملتانی
- ماہر القادری
- حمید صدیقی
- ضیاء القادری
- بہزاد لکھنوی
- اکبر وارثی
- حافظ مظہرالدین
- علامہ طالوتؒ
- علامہ افق کاظمی
- پروفیسر عاصی کرنالی ایم اے
- ابوالسلام نعیم صدیقی
- کوثر نیازی
- شاعر لکھنوی
- اثر صہبائی
- حضرت ذکی کیفی
- فگار میرٹھی
- نسیم بستوی
- عبدالمجید سالک
- طفیل ہوشیارپوری
- شکیل بدایونی
- روش صدیقی
- تاثیر نقوی
- عزیز حاصل پوری
- عاصی کرنالی
- حافظ حسنی تونسوی
- ادیب سیمابی
- ہلال جعفری
- اقبال ارشد
- سحر رومانی
- منظور ڈبالوی
- شاکر کنجاہی
- فرحت ملتانی
- آرزو کاشمیری
- شاہ محمد عالم
- اقبال احمد فیضی
- پنجابی نعتیں
- پیر مہر علی شاہ
- خواجہ غلام فرید
- غیر مسلم شعراء
- بابا کبیر داس
- دلو رام کوثری
- رانا بھگوان داس
- بہاری لعل صبا
- جوگندر پال صابر
- ہری چند اختر
- سلام
- عشقی
- مولاناجامیؒ
- اعلیحضرت بریلویؒ
- ماہر القادری
- غافل کرنالی
- ادیب سیمابی

مفکرِ اسلام مولانا سیّد ابو الاعلیٰ مودودی کا پیغام

ایڈیٹر "سیر و سفر" کے نام

محترمی و مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

عنایت نامہ ملا۔ آپ کا "سیر و سفر" برابر مل رہا ہے اور میں ہمیشہ اس کو پابندی سے پڑھتا ہوں۔ آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ نعت نمبر نکال رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و منقبت بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے ہماری عقیدت و محبّت کے اظہار کا ایک فطری اور مستحسن ذریعہ ہے۔ بشرطیکہ اس میں حدودِ شرعیہ کو ملحوظ رکھا جائے، مُشرکانہ عقائد و تخیلات سے اجتناب کیا جائے اور عشقیہ شعر و شاعری کی مبتذل ترکیبات و تلمیحات کو استعمال میں نہ لایا جائے۔

لیکن ایک بنیادی حقیقت جو رسولِ کریم محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نام لیوا مسلمان کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ آنحضور دُنیا میں محض زبانی خراجِ عقیدت وصول کرنے کیلئے تشریف فرما نہیں ہوئے تھے، بلکہ آپکی بعثت کا اصل مقصد یہ تھا کہ آپ کی بارگاہ میں خراجِ اطاعت پیش کیا جائے، اور جو اسوۂ حسنہ آپ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں اس کا کامل اتباع کیا جائے۔ آپ کا فرمانِ مبارک یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا، جب تک کہ اس کی خواہشات و مرغوبات اس تعلیم کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لیکر آیا ہوں!

خاکسار

ابو الاعلیٰ

اداریہ

الوداع قارئینِ سیر و سفر!

قارئینِ کرام!

آج میں آپ سے بادلِ ناخواستہ اور محترم دُرّانی صاحب کو ناراض کرتے ہوئے رخصت ہو رہا ہوں۔ دُرّانی صاحب کا اصرار ہے کہ میں "سیر و سفر" سے وابستہ رہوں، لیکن میری کاروباری اور تعلیمی مصروفیات نے، جو پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ چکی ہیں، مجھے اس گستاخی پر مجبور کر دیا ہے کہ میں دُرّانی صاحب کے اصرار کے باوجود "سیر و سفر" سے علیحدگی اختیار کر لوں۔ چنانچہ آج اس نمبر کے ساتھ ہی میں آپ سے رخصت ہو رہا ہوں۔ سال سوا سال کے دوران سیر و سفر کہاں سے کہاں پہنچا۔ اور میں نے "سیر و سفر" کے لئے کیا کچھ کیا، سیر و سفر کے ذریعہ اہلِ ملتان کی کیا خدمات انجام دیں۔ اپنے قلم سے، جسے میں جمہور کی امانت سمجھتا ہوں، میں نے قوم و ملک کی کیا خدمت کی؟ ان سب باتوں کے متعلق میں کچھ بھی عرض نہیں کروں گا، کیونکہ یہ باتیں میرے کہنے کی ہیں ہی نہیں! "سیر و سفر" کے صفحات شاہد ہیں اور قارئین سیر و سفر گواہ کہ میں نے جو کچھ بھی کیا، جو کچھ بھی لکھا، جس پر بھی تنقید کی، جس کے بھی خلاف یا حق میں لکھا، کم از کم اپنی ذات کی خاطر نہیں لکھا۔ میرے پیشِ نظر ہمیشہ ملک، ملّت اور دین کا مفاد رہا ہے، اور انشاء اللہ مرتے دم تک رہے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر میرے قلم سے کسی

بھی شخص کے خلاف سخت الفاظ لکھے گئے ہوں تو میں خلوصِ دل سے معذرت چاہتا ہوں۔

"سیر و سفر" ایک سال سے زائد عرصہ تک مکمل طور پر میرے ہاتھ میں رہا محترم دُرّانی صاحب نے اِس دَوران مجھ پر جس طرح اعتماد کیا، اس کا میں شکر گزار ہوں۔ میری زیر ادارت "سیر و سفر" کے ایک سال کی قلیل مدت میں بارہ خاص نمبر شائع ہوئے، جن میں محسنِ انسانیت نمبر، انقلاب نمبر، جماعتِ اسلامی نمبر، عید الفطر نمبر، عید الاضحیٰ نمبر، جامع العلوم نمبر، سید الشہداء نمبر، اور قائد اعظم نمبر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ نعت نمبر تیرھواں خاص نمبر ہے۔ نعت نمبر سے قبل کے بارہ خاص نمبر جس طرح مقبول ہوئے، مجھے اُمید ہے کہ نعت نمبر بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر مقبول ہوگا۔ ان تیرہ خاص نمبروں کے مجموعی صفحات قریباً ۵۰۰ یعنی عام کتابی سائز کے ۲۰۰۰ صفحات بنتے ہیں۔ ان خاص نمبروں میں جس قدر اعلیٰ، قیمتی، معلومات افزا اور دلچسپ مواد شائع ہوا، وہ بلا شبہ ملک کے کسی بھی ہفت روزہ جریدے میں شائع نہیں ہوا تھا۔ یہ سب خدا کا فضل تھا، کرم تھا، اس کی عنایت تھی، نوازش تھی، ورنہ "من آنم کہ من دانم"!

"سیر و سفر" میں میری ادارت کی ابتداء "محسنِ انسانیت نمبر" سے ہوئی تھی یعنی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ایک حقیر نذرانہ پیش کرتے ہوئے میں حاضر ہوا تھا۔ اور اب "نعت نمبر" کی صورت میں اُس ذاتِ اقدس کی بارگاہِ عالیہ میں درود و سلام پیش کرتے ہوئے آپ سے رخصت ہو رہا ہوں۔ جو دانائے سُبُل ہے، مولائے کُل ہے، سرکارِ دوعالم ہے،

سرورِ انبیاء ہے، خاتم النّبیّین ہے، باعثِ تکوینِ دوعالم اور سب سے بڑھ کر یہ کہ محبوبِ ربّ ہے۔ جس کی توصیف بیان کرنے کے لئے زبان کھولنا ہم گُنہ گاروں کے بس کی بات ہی نہیں۔ قصّہ مختصر کرتے ہوئے جس ذاتِ اقدس اور نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کم سے کم تعریف ہو سکتی ہے کہ ؏

بعد از بزرگ توئی قصّہ مختصر

اسی محسنِ انسانیت اور ساقی رحمۃ للعالمینؐ کی بارگاہِ مقدسہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے "سیر و سفر" آج پھر محترم دُرّانی صاحب کے حوالے کر رہا ہوں "سیر و سفر" میرے ہاتھ میں ایک امانت تھی، خدا گواہ ہے میں نے اِس امانت میں ذرّہ بھر بھی خیانت نہیں کی!

جہاں تک محترم دُرّانی صاحب کی ذات کا تعلق ہے میں صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ موصوف صحیح معنوں میں انسان ہیں۔ جس کے پہلو میں ایک درد بھرا دل ہو، جس کا ظاہر و باطن ایک ہو، جس کے قول و فعل میں یکسانیت ہو، جو خلوص کا پیکر، اخلاق کا مجسمہ اور ایثار کا پُتلا ہو، اس کے صحیح معنوں میں انسان ہونے میں کیسے شک ہو سکتا ہے؟ میرے دل میں دُرّانی صاحب کی بے حد قدر ہے، وہ میرے بزرگ ہیں۔ اُنہوں نے جس طرح مجھ پر اعتماد کیا اُس کا میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ سیر و سفر کے سلسلے میں جس جس نے بھی میرے ساتھ تعاون کیا، میں اُن سب کا شکر گزار ہوں۔ خاص کر مرزا محمد ممتاز کو شاید میں کبھی نہ بھول سکوں۔ نعت نمبر کے لئے میں جس قدر محنت کر سکتا تھا، میں نے کی، اور جس قدر جامع، مکمل، مؤثر اور

دلکش بنا سکتا تھا اس میں بھی میں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ میں کس حد تک
کامیاب رہا؟ اس کا فیصلہ قارئینِ کرام پر چھوڑتا ہوں۔ میرے احباب
اور کرمفرما، آئندہ درجِ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

عارف دہلوی

معرفت، دہلی کنادی اینڈ ہوزری ہاؤس۔ گلی پتراں والی ملتان

اچھا، خدا حافظ

آپ کا

عارف دہلوی

یومِ استقلال کے مبارک موقع پر
پندرہ روزہ حاشیے ملتان
مدیرہ رفعت دہلوی
آزادی نمبر پیش کر رہا ہے
جس کی ترتیب تدوین میں ملک کے ممتاز اہلِ قلم و شعراء حصہ لے رہے ہیں
صفحات ۶۰۔ سائز ۲۲×۳۳/۸ سرورق سہ رنگا
آج ہی اپنے لئے کاپی محفوظ کرا لیجیے

کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ
اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر وہ ایسے کسی معاملہ
میں خود فیصلہ کرے۔ جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے
وہ صریحی گمراہی میں پڑ گیا ہے (الاحزاب)

اللہ اور اُس کے رسولِ برحق کی اطاعت کرو (پ ۱۰ ع ۲)

جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جو اُلٹا پھرا، اُس کے بچاؤ کی
پھر کوئی صورت نہیں! (پ ۵، النساء)

www.facebook.com/Naat.Research.Centre www.sabih-rehmani.com/books

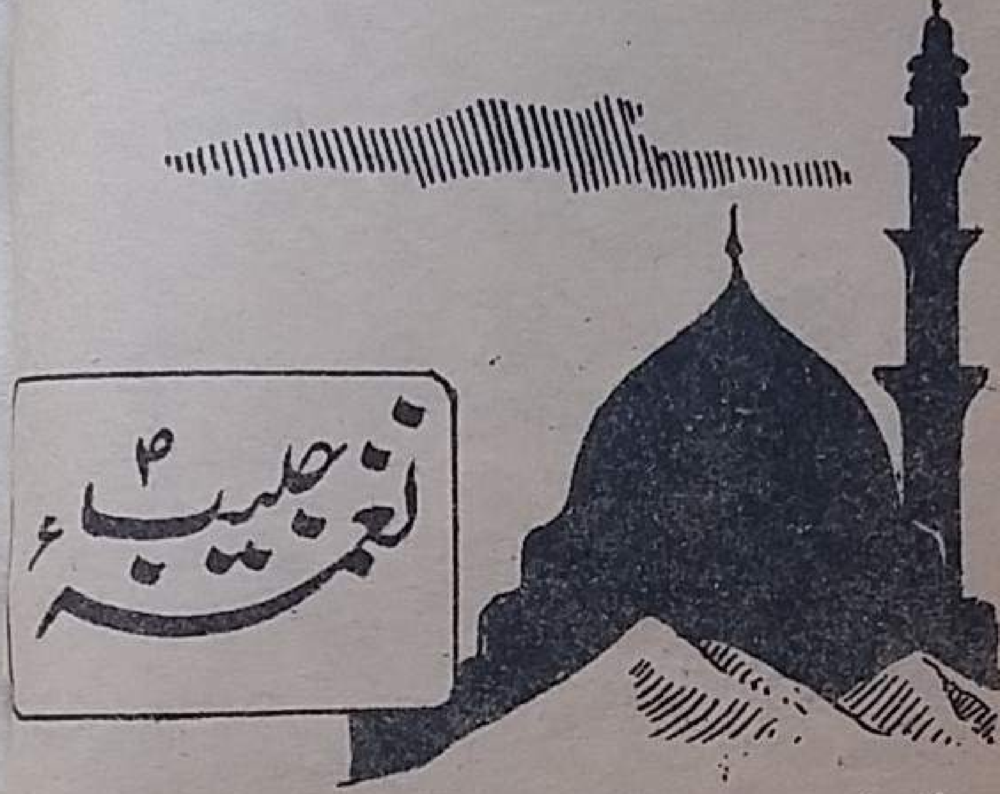

"جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا"

(ترمذی شریف)

•

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اُس کی خواہش نفس اس چیز کی تابع نہ ہو جائے جسے میں لایا ہوں۔"

•

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اُس کے ماں باپ، اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"

(بخاری شریف)

درود شریف

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

•

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

•

اے کہ ترا وجود ہے زینت بزم کائنات
کون و مکاں میں نور سے آئینۂ تجلیات
دہر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات
بھیج رہا خدا بھی ہے تجھ پہ درود اور صلوات
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

•

اے کہ ترا وجود ہے وجہِ قرارِ دو جہاں
اے کہ تری نمود ہے لطفِ خدائے لامکاں
اے کہ درِ حضور پر سجدہ گزار آسماں
اے کہ ترا درود ہے وردِ زبانِ انس و جاں
صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ
صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

•

جلوہ فگن خدا کا نور تیری جبینِ ناز پر!
جھک گئے جس کے روبرو دیکھ کے کافروں کے سر
دہر میں تو خدا کا ہے آخری اک پیام بر
تیرا عمل خدا کا حکم، تیرا وطن خدا کا گھر!
صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ
صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

•

وصلی اللہ تعالیٰ حبیبہ و نور عرشہ محمّدٍ و بارک و سلّم

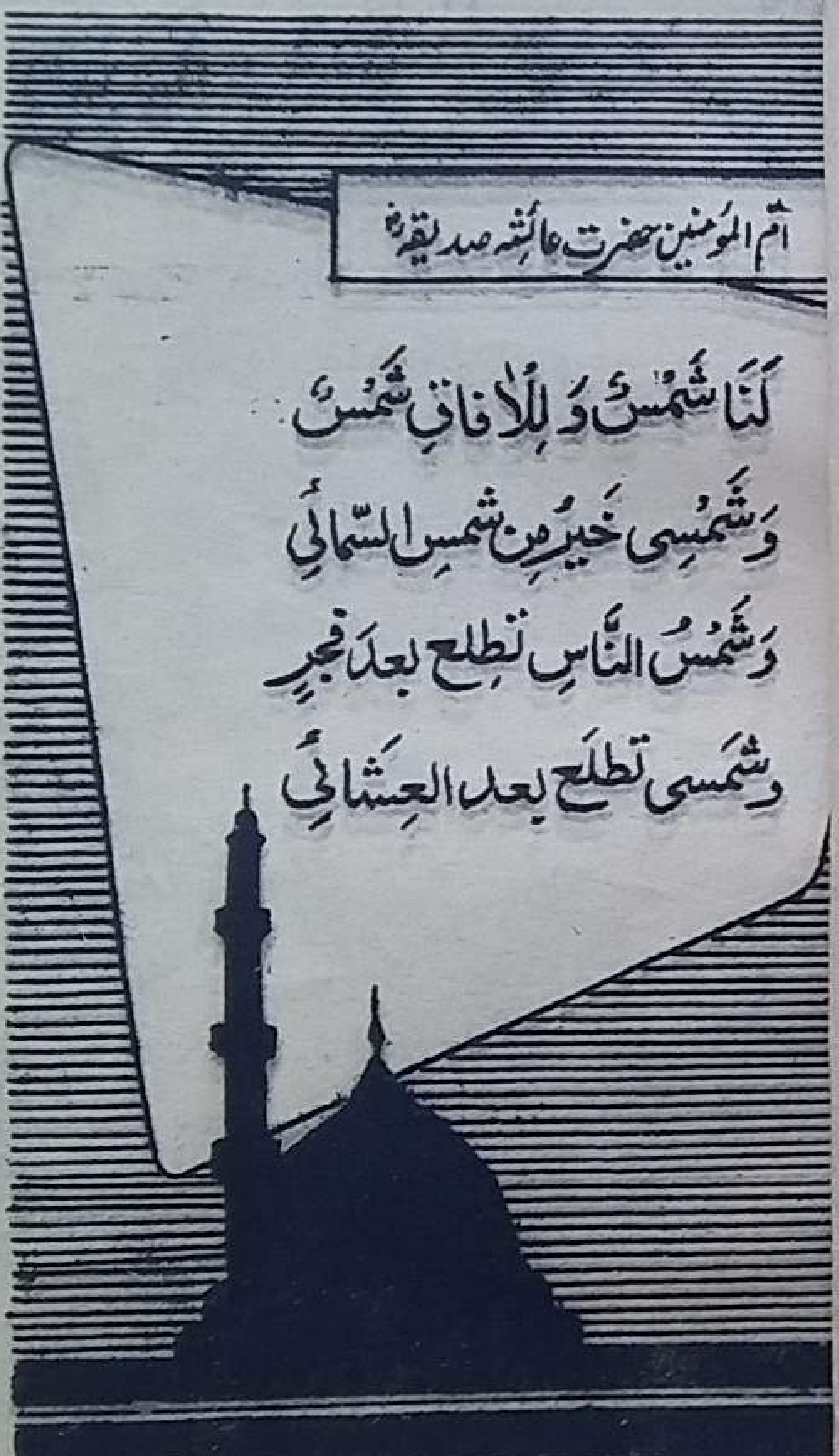

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

لنا شمسٌ وللآفاقِ شمسٌ
وشمسی خیرٌ من شمسِ السّماءِ
وشمسُ النّاسِ تطلع بعد فجرٍ
وشمسی تطلع بعد العشاءِ

وَاَحسنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِی
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

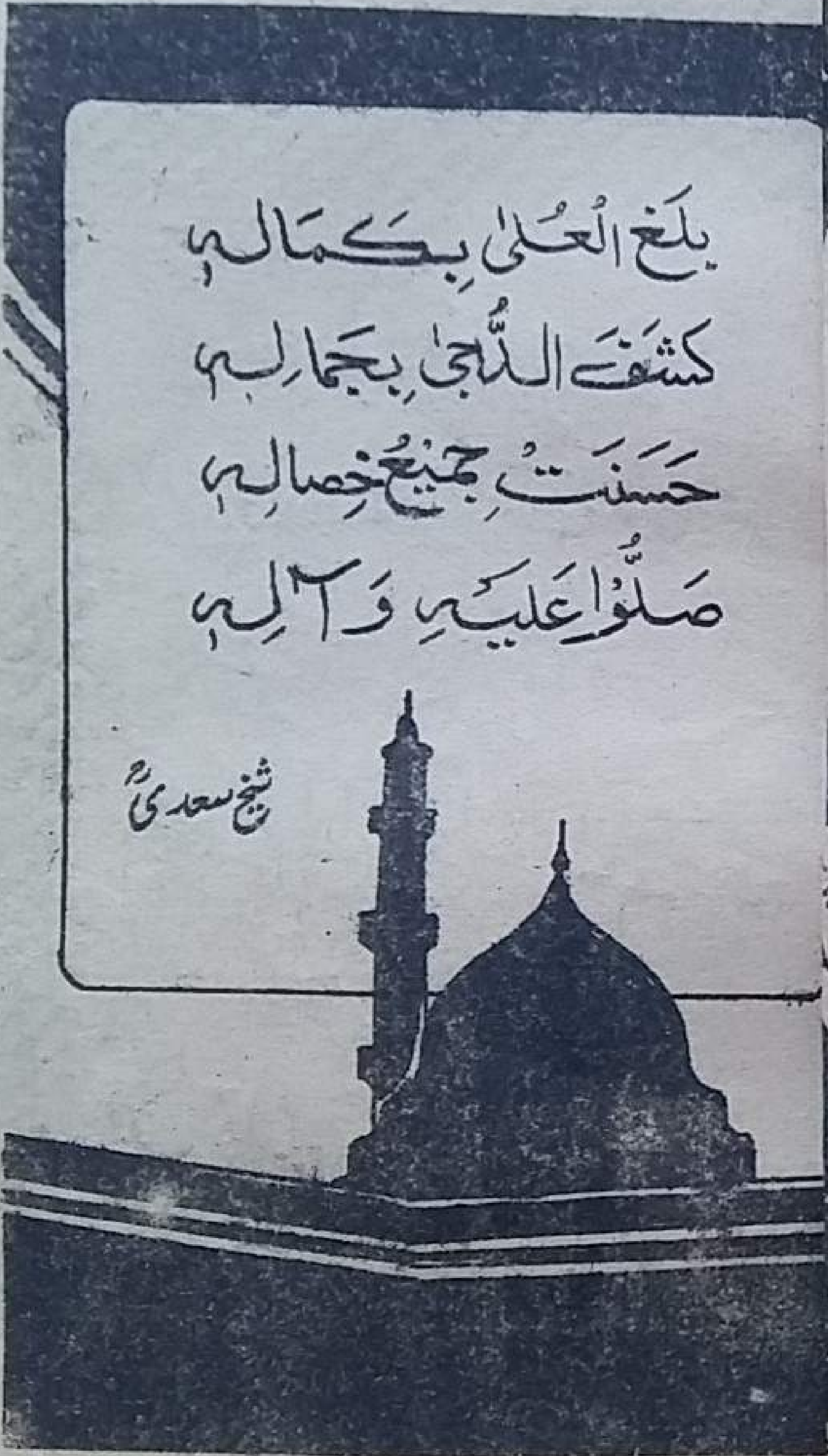
بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ
شیخ سعدیؒ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شیخ سعدیؒ

خواجۂ دو عالم

خواجۂ کونین و سلطان ہمہ
آفتاب جان و ایمان ہمہ

خواجگی ہر دو عالم تا ابد
کرد وقف احمد مرسل احد

خواجہ عطارؒ

رضائے دو عالم

بیکساں را کس توئی در ہر نفس
من نہ دارم در دو عالم جز تو کس
دیدۂ جاں را لقائے تو بس است
ہر دو عالم را رضائے تو بس است

خواجہ عطار

لانبی بعدی

نعت تاں روئے والضحیٰ آمد
صفت زُلف اذا سجیٰ آمد
ہمتش ز الرفیق الاعلیٰ جوئے
عزتش لانبی بعدی گوئے

حکیم سنائی رح

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

سبحان الذی اسریٰ

ازاں دولت سرا چوں خواجۂ دیں
خراماں شد بعزمِ خانۂ زیں
شد از صبوحیاں گردوں صدا دہ
کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ

مولانا جامیؒ

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور تو می دانی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر

علامہ اقبالؒ

حضرت غوث العالم محی الدین سید عبد القادر جیلانیؒ

بے حجابانہ درآ از درِ کاشانۂ ما
کہ کسی نیست بجز دردِ تو در خانۂ ما

گر بیائی بسرِ تربتِ ویرانۂ ما
بینی از خونِ جگر آب شدہ خانۂ ما

فتنہ انگیز مشو کاکلِ مشکیں بکشا
تاب زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو ربِ تو کیست
گویم آنکس کہ ربود ایں دلِ دیوانۂ ما

شکر اللہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست
آفریں باد بریں ہمتِ مردانۂ ما

محی بر شمع تجلائے جمالش می سوخت
دود می گفت زہے ہمتِ مردانۂ ما

حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلالِ پاک بے ہمتا توئی

نازنینِ حضرتِ حق، صدر بدر کائنات
نورِ چشمِ انبیای و چراغِ ما توئی

در شبِ معراج بودے جبرئیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سرِ گنبدِ خضرا توئی

یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند
عاجزاں را رہنما و پیشوائے ما توئی

شمس تبریزی چہ داند نعتِ پیغمبر زند
مصطفےٰ و مجتبیٰ و سیدِ اعلیٰ توئی

مولانا جامیؒ

نرگس اندر باغ حیراں از نگاہِ مستِ تو
مست آہو در بیاباں از نگاہِ مستِ تو
گل کند چاکِ گریباں از نگاہِ مستِ تو
خار دارد گل بداماں از نگاہِ مستِ تو
جامہ نیلی کرد سوسن لالہ زد در سینہ داغ
کاکلِ سنبل پریشاں از نگاہِ مستِ تو
قمریاں کو کو نمایاں عندلیباں صد ہزار
در فراقِ یار نالاں از نگاہِ مستِ تو
گل منم، بلبل منم، پیشِ تو اے رشکِ چمن
گاہ نالاں، گاہ گریاں از نگاہِ مستِ تو
حالِ جامی را چہ پرسی تیر خوردہ در جگر
گاہ افتاں گاہ خیزاں از نگاہِ مستِ تو

حضرت امیر خسروؒ

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بود شب جائیکہ من بودم
پری پیکر نگارے، سرو قدے لالہ رخسارے
سراپا آفتِ دل بود شب جائیکہ من بودم
رقیباں گوش بر آواز او در ناز و من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائیکہ من بودم
خدا خود میرِ ساماں بود اندر لامکاں خسروؒ
محمدؐ شمعِ محفل بود شب جائیکہ من بودم

حضرت بو علی قلندرؒ

اے ثنایت رحمۃ للعالمیں یک گدائے فیضِ تو رحمۃ للعالمیں
اے کہ نامت را خدائے ذوالجلال زد رقم بر جبہ عرشِ بریں
آستانِ عالیِ تو بے مثل آسمانے ہست بالائے زمیں
آفریں بر عالمِ حسنِ تو باد مدح گوئے تست عالم آفریں
یک کفِ خاک از درِ پُر نورِ او ہم زمین ہم زماں شد خوشہ چیں
خرمنِ فیضِ ترا اے ابرِ فیض ہم زمین و ہم زماں شد خوشہ چیں
از جمالِ تو ہمی بینم شہا جلوہ در آئینۂ عین الیقیں
خلق را آغاز و انجام از تو ہست اے امامِ اولین و آخریں

غیر صلوٰۃ و سلام و نعت تو
بو علی را نیست ذکرِ دل نشیں

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ است
آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است

آئینہ دار پرتوِ مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکار ز شانِ محمدؐ است

تیرِ قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است
اما کشادِ آں ز کمانِ محمدؐ است

دانی اگر بمعنیِ لولاک وارسی
خود ہر چہ از حق است از آنِ محمدؐ است

ہر کس قسم بدانچہ عزیز است می خورد
سوگندِ کردگار بجانِ محمدؐ است

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

نسیما جانب بطحا گذر کن !
ز احوالم محمد را خبر کن

ببر ایں جانِ مشتاقم در آنجا
فدائے روضۂ خیر البشر کن

توئی سلطانِ عالم یا محمد
ز روئے لطف سوئے من نظر کن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ - لا الٰہ الا ھو !

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، آج در و دیوار
نبی جی اللہ اللہ اللہ - لا الٰہ الا ھو !

ماہ ربیع الاول کو وہ آیا دُرِّ یتیم !
ماہِ نبوت، مہرِ رسالت صاحبِ خُلقِ عظیم
نبی جی اللہ اللہ اللہ - لا الٰہ الا ھو

آیا والی دو جگ کا، اور اللہ کا مقبول
شافعِ محشر، ساقیٔ کوثر، پیارا محمد رسول
نبی جی اللہ اللہ اللہ - لا الٰہ الا ھو

حامد و محمود اور محمد دو جگ کا سردار
جان سے پیارا، راج دُلارا رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ اللہ - لا الٰہ الا ھو

یٰسین، طٰہٰ، کملی والا، قرآں کی تفسیر

حاضر و ناظر، شاہد و قاسم اور سراجِ منیر
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

درد مندوں کی سننے والا بے کس کا غم خوار
دکھیا دلوں کا سہارا ہے وہ حامیٔ روزِ شمار
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

حسن سراپا ذاتِ مطہر اللہ کا برہان
محسنِ اعظم، رحمتِ عالم ہے، وہ ایمان کی جان
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

سب سے اکرم، سب سے اشرف سب سے ہے وہ پیارا
مالک جنت، قاسمِ نعمت سب کا ہے وہ سہارا
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

دور بلائیں کرنے والا، امت کا غم خوار
حافظ و حامی، شافع و نافع رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

سیدِ مکی، ماہِ مدینہ، پیارے نبی جی آئے
چھین لیا دل من موہن نے چاند سا مکھڑا دکھائے
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

بہرِ سلامی سارے فرشتے آسمانوں سے آئے
صبح ولادت پیارے نبی پر صلوٰۃ سلام پہنچائے
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

پیاری صورت ہنستا چہرہ، منہ سے جھڑتے پھول
نور کا پتلا، چاند سا مکھڑا، حق کا پیارا رسول
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

کفر و شرک کی کالی گھٹائیں ہو گئیں ساری دھوا
مشرق و مغرب دنیا اندر ہو گیا نور ہی نور
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

جبریل آئے جھولا جھلانے لوری دے کے سلان
سو جا سو جا رحمتِ عالم دو جگ کے سلطان
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

تارے سارے جھک کے فلک سے کرتے تھے تعظیم ۔ آیا آیا نورِ الٰہی پیارا رؤف رحیم
نبی جی اللہ اللہ۔ لا الٰہ الا ھو

رسولِ گرامی

عقیل

نبی تہامی رسولِ گرامی — حبیبی خلیلی شہ ذوالکرامی
بشیر نذیر، منیر منوّر — جمیلِ سراپا جمالِ دوامی
عزیز حریص رؤف رحیم — مطاعِ دو عالم شفیعِ گرامی
تمہارا ہی اعجاز کون و مکاں میں — دو عالم مزیّن بطوقِ غلامی
زمیں پر محمدؐ فلک پر محمدؐ — زمیں بھی سلامی فلک بھی سلامی
کلیمِ خدا بھی کلامِ خدا بھی — تمہارا ہے اعجاز معجز کلامی
نگاہِ تلطف کے سب منتظر ہیں — عراقی و ہندی، حجازی و شامی

کجا یہ عقیل اور کجا نعتِ احمدؐ
مگر اہل تھے اس کے سعدی و جامی

فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کوثر

نعتِ گیتی، عظمتِ آدم — صلی اللہ علیہ وسلم!
نازشِ دوراں، فخرِ دو عالم — صلی اللہ علیہ وسلم!
یوسفِ دنیا، نورِ مجسّم — صلی اللہ علیہ وسلم!
اقدس و اطہر اکرم و اعظم — صلی اللہ علیہ وسلم!
مہرِ درخشاں، ماہِ رسالت — رازِ الٰہی شمعِ نبوت
حسنِ سراپا، نورِ مجسّم — صلی اللہ علیہ وسلم
حاصلِ دنیا، مقصدِ عقبیٰ — نازشِ امت، فخرِ مشیت
درد کا درماں، زخم کا مرہم — صلی اللہ علیہ وسلم
رازِ معانی، افصحِ دنیا — ہادیِ عقبیٰ، رہبرِ عالم
آئینۂ قرآنِ اکرم — صلی اللہ علیہ وسلم
معجز تو دیکھو اللہ اکبر — تنکے کے بدلے اینٹ یا پتھر
اور سر سر کا یہ دو عالم — صلی اللہ علیہ وسلم
مالکِ دین و دنیا ہو کر — دونوں جہاں کے داتا ہو کر

فاقے سے ہیں سرکارِ دو عالم — صلی اللہ علیہ وسـ
حالتِ اُمّت دیکھئے شاہا — چھائی ہوئی ہیں غم کی گھٹا
ٹوٹے دل ہیں، آنکھیں پُرنم — صلی اللہ علیہ وسـ
خاطی و عاصی لاکھ ہیں لیکن — شہ نے جو چاہا جائیں گے اک
سُوئے مدینہ کہتے ہوئے ہم — صلی اللہ علیہ وسـ
قُدسی ہیں مصروفِ درود اور — تیری زباں پہ کیوں نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم

آئینہ حق نما محمدؐ

شاہنشہِ انبیاء محمدؐ — تاجِ سرِ اصفیاء محمدؐ
خورشیدِ سپہرِ دیں محمدؐ — نُورِ عین الیقیں محمدؐ
سلطانِ فلک حشم محمدؐ — مہرِ عرب و عجم محمدؐ
جانِ و دلِ مرسلیں محمدؐ — روحِ رُوح الامیں محمدؐ
گنجینۂ اصطفا محمدؐ
آئینۂ حق نما محمدؐ

حضرت محسن کاکوروی

رحمت لقب پانے والا

مولانا الطاف حسین حالی

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مُرادیں غریبوں کی بَر لانے والا
مُصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ
خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

شاہِ لولاک

حضرت درد کاکوروی

●

چہرۂ والشمس کی تنویر ہے ماشاء اللہ
زلفِ واللیل کی تفسیر ہے ماشاء اللہ

ایسی کچھ آپ کی تقریر ہے ماشاء اللہ
سنگدل موم ہے تسخیر ہے ماشاء اللہ

حق نے ہیں اپنے دیئے نام رؤف اور رحیم
واہ کیا آپ کی توقیر ہے ماشاء اللہ

مرحبا ریشِ مبارک ہے منوّر کیسی
حُسنِ والفجر کی تنویر ہے ماشاء اللہ

اور لولاک سے سب نظمِ دو عالم کا وجود
ذکر رفعنا سے جہاں گیر ہے ماشاء اللہ

حق تو یہ ہے کہ حضور آپ کی صورت سیرت
سارے قرآن کی تفسیر ہے ماشاء اللہ

پشتِ حضرت پہ نبوت کی سند سر تا سر
کلکِ قدرت کی یہ تحریر ہے ماشاء اللہ

چاند دو ٹکڑے ہوا اور جو سورج پلٹا
حکمِ حضرت کی یہ تاثیر ہے ماشاء اللہ

فعل اللہ کا ہے کام رسول اللہ کا
اِذ رمیتَ کی یہ تفسیر ہے ماشاء اللہ

تذکرہ جس کا فتحنا سے کیا قرآں نے
واہ کیا خواب کی تعبیر ہے ماشاء اللہ

کیمیا درد بنا جس نے اطاعت کر لی
ایسی خاکِ قدم اکسیر ہے ماشاء اللہ

قصیدہ نور کا

اعلیٰ حضرت بریلوی

●

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا، چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تو ہے سایہ نور کا، ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا

اے رضا یہ احمدِ نُوری کا فیضِ نُور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نُور کا

●

(۲)

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خُوب بجھائیں پیاسیں
آؤ! جُودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

دُھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُن کے مشتاقوں کا حسرت میں تڑپنا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاقت
جوشِ رحمت پہ یہاں نازِ گنہ کا دیکھو

غور سے سُن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

●

بہارِ مدینہ

حسن رضا خاں بریلوی

●

...ب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ — کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

...لیے ہے عندلیبو! تمہیں گُل — ہمیں گُل سے بہتر ہیں خارِ مدینہ

...خاکِ یارب، نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

...لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی — شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

...ر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے — نظر میں ہے نقش و نگارِ مدینہ

...ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے — مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

...عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا — ہمیں اِک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

...سمائی منزلِ ابنِ مریم — گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

شرف جس سے حاصل ہوا انبیا کو
وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

●

(۲)

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا
گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا
دے اس کو دمِ نزع اگر حور بھی ساغر
منہ پھیر لے جو تشنۂ دیدار ترا
آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا
مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی !
جب خاک اُڑے میری مدینے کی
ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھ
دے ڈالئے اپنے لبِ جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل دردِ حسن کی بھی دوا

ولادت باسعادت

ابو الاثر حفیظ جالندھری

صدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خطۂ ہستی
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی
مبارکباد ہے اُن کے لئے جو ظلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں
مبارکباد بیواؤں کی حسرت ناک آہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو، فریادوں کو، آہوں کو
ضعیفوں، بےکسوں آفت نصیبوں کو مبارک ہو
یتیموں کو، غلاموں کو، غریبوں کو مبارک ہو
مبارک ٹھوکریں کھا کھا کے پیہم گرنے والوں کو
مبارک دشتِ غربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو
مبارک ہو کہ دورِ راحت و آرام آپہنچا
نجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا

مبارک ہو کہ ختم المرسلیںؐ تشریف لے آئے
جنابِ رحمۃ للعالمینؐ تشریف لے آئے
بصد اندازِ یکتائی، بہ غایت شانِ زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

مولانا ظفر علی خان

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اِک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اِک کملی والے نے، بتلا دیا چند اشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی، بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی، کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

سُلطان مدینے والے

حضرت بیدم وارثی

میرا دل اور مری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
باعثِ ارض و سما صاحبِ لولاک لما
عین حق صورتِ انسان مدینے والے
بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے
دل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو
اللہ اللہ تری شان مدینے والے
آڑے آئی ہے تری ذات ہر اک دکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

دِل بھی مشتاقِ شہادت ہے کماندارِ عرب!

اِس طرف بھی کوئی پیکان مدینے وا

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں

میرے آقا! مرے سُلطان! مدینے وا

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدمؔ

یہی رکھیں مری پہچان مدینے وا

(۲)

آئی نسیمِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ

لے کے مرادیں آئینگے مر جائینگے مٹ جائینگے
پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ

طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دلجوئے محمد صلی اللہ علیہ

نام اسی کا بابِ کرم ہے دیکھو یہی محرابِ حرم ہے
دیکھو خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ

ہم سب کا رُخ ہے کعبہ سوئے محمد رُو ہے کعبہ
کعبہ کا کعبہ کوئے محمد صلی اللہ علیہ

بھینی بھینی خوشبُو مہکی بیدمؔ دل کی دُنیا مہکی
کُھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ سے

سیمابؔ اکبر آبادی

پیام لائی ہے بادِ صبا مدینہ سے
کہ رحمتوں کی اُٹھی ہے گھٹا مدینہ سے

ہمارے سامنے یہ نازشِ بہارِ فضول
بہشت لے کے گئی ہے فضا مدینہ سے

فرشتے سینکڑوں آتے ہیں اور جاتے ہیں
بہت قریب ہے عرشِ خدا مدینہ سے

وداع ہو کے جو مکہ سے آئے بعدِ طواف
گئے نہ لوٹ کے پھر مصطفیٰ مدینہ سے

نہ آئیں جا کے وہاں سے یہی تمنّا ہے
مدینہ لائے نہ لائے خدا مدینہ سے

ولادتِ رسولؐ

جوش ملیح آبادی

آ گیا جس کا نہیں ہے کوئی ثانی وہ رسولؐ
رُوحِ فطرت پر ہے جس کی حکمرانی وہ رسولؐ
جس کا ہر تیور ہے حکمِ آسمانی وہ رسولؐ
موت کو جس نے بنایا زندگانی وہ رسولؐ
محفلِ سفّاکی و وحشت کو برہم کر دیا
جس نے خوں آشام تلواروں کو مرہم کر دیا

فقر کو جس کے تھی حاصل کجکلاہی وہ رسولؐ
گلّہ بانوں کو عطا کی جس نے شاہی وہ رسولؐ
زندگی بھر جو رہا بن کر سپاہی وہ رسولؐ
جس کی اِک اِک سانس قانونِ الٰہی وہ رسولؐ
جس نے قلبِ تیرگی سے نور پیدا کر دیا
جس کی جاں بخشی نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

یہ صبحِ سعادت کیا کہنا

اکبر الہ آبادی

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ، یہ نورِ ہدایت کیا کہنا
جبریلؑ بھی ہیں شیدا اُن کے یہ شانِ نبوّت کیا کہنا
وہ کُفر کی ظلمت دُور ہوئی اور محفلِ دیں پُر نور ہوئی
یہ مہرِ ہدیٰ سُبحان اللہ، یہ صبحِ سعادت کیا کہنا
جس دل میں ہو پرتوِ کرسی و عرش اُس دل کی بلندی صلِّ علیٰ
جس سینے میں قرآں اُترا ہو اُس سینے کی عظمت کیا کہنا
تسبیح سے دُنیا گونج اُٹھی تکبیر کا غل تا عرش گیا
تاثیرِ ہدایت صلِّ علیٰ، یہ جوشِ عبادت کیا کہنا
نغمہ ہے ترا دلکش اکبرؔ مضموں ہے ترا پاکیزہ تر
بلبل کے ترانے صلِّ علیٰ پھولوں کی لطافت کیا کہنا

www.facebook.com/Naat.Research.Centre www.sabih-rehmani.com/books

حضرت ماہر القادری

•

ترا نطق وحیِ یزداں تری بات شرحِ قرآں
ترا نام دل کی تسکیں، ترا ذکر راحتِ جاں

ہوئی تیری آمد آمد، تو برائے خیر مقدم
کہیں کھل گئے گلستاں، کہیں ہو گیا چراغاں

ہے جہانِ رنگ و بو میں ترے دم قدم سے رونق
تو فروغِ بزمِ ہستی، تو بہارِ باغِ امکاں

وہ ہے خوش نصیب جس کو ملی عزتِ غلامی
ترے در کے سب سلامی وہ فقیر ہو کہ سلطاں

تری ذات سے محبت، ترے حکم کی اطاعت
یہی زندگی کا مقصد، یہی اصل دین و ایماں

(۲)

بہار، اور حرم کی بہار کیا کہنا — تمام رحمتِ پروردگار کیا کہنا
قدم قدم پہ سعادت، روش روش پہ نجات — نفس نفس کرمِ بے شمار کیا کہنا

…فتیں ہیں کہ سب دور ہوتی جاتی ہیں — وہ حجاز کی گرد و غبار کیا کہنا
…جگہ یہ کھجوروں کی دلنواز قطار — شعاعِ مہر پہ سر شاخسار کیا کہنا
…اس خیال سے پائے طلب نہ سو جائیں — کبھی کبھی خلشِ نوکِ خار کیا کہنا

اُدھر سے بھی ہے نوازش کا سلسلہ ماہر
مآلِ جذبۂ بے اختیار کیا کہنا

(۳)

کس بیم و رجا کے عالم میں طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
اِک سمت شریعت ہوتی ہے اِک سمت محبت ہوتی ہے

…ں دل پہ خدا کی رحمت ہو جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اِک بار خطا ہو جاتی ہے، سو بار ندامت ہوتی ہے

…ے وہ بھی مقدر ہوتا ہے، اِک ایسی بھی قسمت ہوتی ہے
بو جہل یوں ہی رہ جاتا ہے، بوذر کو ہدایت ہوتی ہے

طیبہ کی ببولوں کے کانٹے پھولوں سے بھی نازک تر نکلے
تلووں کو بھی لذت ملتی ہے، آسودہ طبیعت ہوتی ہے

مقصودِ جہاں، محبوبِ خدا اور اُس پہ یہ شانِ فقر و غنا
کپڑے بھی وہ خود دھو لیتے ہیں، فاقوں کی بھی عادت ہوتی ہے

"اتممت علیکم" فرما کہ اللہ نے خود اعلان کیا
اتمام کرم اب ہو تو چکا بس ختم نبوّت ہوتی ہے

دربارِ نبی کے جلوے!

زائرِ حرم حمید صدیقی

دربارِ نبی کے جلووں کی وہ بارش پیہم کیا کہیے
وہ صبح کا منظر کیا کہیے وہ شام کا عالم کیا کہیے
وہ جنتِ روح وہ خلدِ نظر، وہ سوز و گدازِ قلب و جگر
وہ روضۂ اطہر صلّی علیٰ وہ نورِ مجسّم کیا کہیے
وہ راز و نیاز کی یک سوئی وہ دل کی حضوری کا عالم
وہ جوشِ تلاوت پچھلے پہر وہ سورۂ مریم کیا کہیے
جس وقت تصوّر کرتا ہوں اک غنود سی آنے لگتی ہے
اے صلِّ علیٰ آرام گہِ سرکارِ دو عالم کیا کہیے
اک کیفِ مسلسل حاصل ہے اس نسبتِ خاص کے صدقے میں
دنیائے محبت نازاں ہے لطفِ خلشِ غم کیا کہیے

میدانِ اُحد کی صبحِ طرب پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں
اس کیف و سرور کے عالم میں ہم جیسے تھے ہم کیا کہیے
وہ وقتِ سحر پھولوں کی مہک شاخوں کی لچک سبزہ کی لہک
گلزارِ قبا کے دامن پہ کیفیتِ شبنم کیا کہیے
ہر عیش و طرب کی محفل میں دل ہے کہ اُمنڈنے لگتا ہے
کیا جانیے کیوں از خود آنکھیں ہو جاتی ہیں پُرنم کیا کہیے
قربان حمیدِ خستہ جگر کیا چاہیے اور اس سے بڑھ کر
ہیں دل پہ مرے کیا کیا کرم سرکارِ دو عالم کیا کہیے

(۲)

مری چشمِ پُر شوق میں جلوہ گر ہے — مدینے کی نوری فضا اللہ اللہ
وہ مہرِ رسالت کی پُر نور کرنیں — ہر اک سمت جلوہ نما اللہ اللہ
تصوّر میں ہے آج دورِ نبوّت — نظر آ رہا ہے یہ کیا اللہ اللہ
وہ حجرے سے حضرت کا تشریف لانا — وہ گلبانگِ صلِّ علیٰ اللہ اللہ
اذاں میں وہ دلسوز لحنِ بلالیؓ — وہ تکبیر کا گونجنا اللہ اللہ
صحابہ کی انجم نما وہ جماعت — مقابل شہِ دوسرا اللہ اللہ
اُدھر افضل الخلق صدیقِ اکبرؓ — حبیبِ حبیبِ خدا اللہ اللہ

اُدھر جانِ اسلام فاروقِ اعظمؓ نبوّت کے راز آشنا اللہ اللہ
وہ عثمانؓ عفّان بحرِ سخاوت مجسّم وہ علم و حیا اللہ اللہ
شہیدِ خلافت علیؓ شیرِ یزداں وہ تاجِ سرِ اولیاء اللہ اللہ
اِدھر سورۂ والضحٰی کی تلاوت اُدھر جلوۂ والضحٰی اللہ اللہ
شہنشاہِ کونین کے وہ فدائی عبادت تھی جن کی غذا اللہ اللہ
عبادت یہی ان کی محبوب تر تھی فقط آپ کو دیکھنا اللہ اللہ
وہ اصحابِ صفّہ کی پُرشوق نظریں وہ دیدارِ بدرالدّجیٰ اللہ اللہ
ادھر یا حبیبی اغثنی زباں پر اُدھر سے وہ لطف و عطا اللہ اللہ
حمیدہ آج کس دھن میں تُو ہے ثنا خواں
یہ کے مرحبا مرحبا اللہ اللہ

وہ دانائے سُبل ختم الرّسل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ!

اقبالؒ

مقبول دُعائیں ہوتی ہیں!

مولانا ضیاء القادری

طیبہ کے شگفتہ باغوں کی دلکش وہ فضائیں ہوتی ہیں
خوشبو سے معطّر دم بھر میں عالم کی ہوائیں ہوتی ہیں!
ہر دامن پھیلا ہوتا ہے، ہر لب پہ صدائیں ہوتی ہیں
ہے بابِ اجابت بابِ نبیؐ، مقبول دُعائیں ہوتی ہیں!
زوّارِ حرم پر ہوتی ہے، انوارِ الٰہی کی بارش
جب گنبدِ خضرا پر چھائی رحمت کی گھٹائیں ہوتی ہیں
ہے جشنِ شفاعت روزِ جزا، نوشہ ہیں بنے محبوبِ خدا
اُمّت کو یہ قدرت سے عطا بخشش کی قبائیں ہوتی ہیں
مظلوم دُہائی دیتے ہیں جب کالی کملی والے کی
ٹل جاتی ہیں اُمّت کے سر سے نازل جو بلائیں ہوتی ہیں
عنوانِ مناجاتِ بخشش، سرکار کا اِسمِ اعظم ہے
نامِ شہِ دیں کی برکت سے مقبول دُعائیں ہوتی ہیں

مرقد کی اندھیری راتوں میں ہوتے ہیں ضیا روشن چہرے
روضے کی حسیں قندیلوں کی سینوں میں ضیائیں ہوتی ہیں

(۲)

حرم کی معطّر ہواؤں میں گم ہوں
مدینہ کی رنگیں فضاؤں میں گُم ہوں

یہ خود رفتگی ہے مدینہ کی دُھن میں
ہوں بیخود مگر خود نماؤں میں گُم ہوں

نہ ہے حق پرستی نہ ہے حق شناسی
حقیقت نما حق نماؤں میں گُم ہوں

نجف، چشت، بغداد، مکّہ، مدینہ
میں ان چند جلوہ سراؤں میں گُم ہوں

سیہ کاریاں مجھ سے ہیں دُور میری
میں جنّت کی کالی گھٹاؤں میں گُم ہوں

جنہیں آرزوئے طوافِ حرم ہے
میں اُن بیکسوں بے نواؤں میں گُم ہوں

ہے نعتِ نبی میرا وِرد و وظیفہ
میں حضرت کے مدحت سراؤں میں گُم ہوں

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
میں ان مہ جبیں مہ لقاؤں میں گُم ہوں

فلک پر مہ و مہر چمکیں مجھے کیا
ضیائے حرم کی ضیاؤں میں گُم ہوں

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفےٰ سے مجھے
کہ عالمِ بشریّت کی زد میں ہے گردوں (اقبالؔ)

کیفیّتِ دل نشیں

بہزاد لکھنوی

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا، جاں وہیں رہ گئی، خم اسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر، وہ سکونِ دل و جاں وہ رُوح و نظر
یہ اُنہیں کا کرم ہے اُنہیں کی عطا، ایک کیفیّتِ دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام، اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیفِ دوام، وہ صلوٰۃ سکوں آفریں رہ گئی

پڑھ کے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ فَتْحٌ قَرِیْبٌ، ہم رواں جب ہوئے سُوئے کُوئے حبیبؐ
رحمتیں برکتیں ساتھ چلنے لگیں بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذّت ملی، جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی
جس جگہ نُور رہتا ہے شام و سحر، وہ فلک رہ گیا وہ زمیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزادؔ آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پُوری ہوئی ہر تمنّا مگر، یہ تمنّائے قلبِ حزیں رہ گئی

نعت

اکبر وارثی

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
روشن ہیں ترے نور سے سورج بھی قمر

دی طائروں نے تیری رسالت کی گواہی
بول اٹھے ترے حکم سے پتھر بھی شجر

جس وقت چلے تم ہوئے خوشبو سے معطر
کوچے بھی مکانات بھی دیوار بھی در

محبوب دو عالم ہیں کدھر دیکھئے دیکھیں
مشتاق نگاہوں کے ادھر بھی ہیں ادھر

اک میں ہی نہیں سب ہیں ترے چاہنے والے
اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر

حقا ہے تری یاد سے آباد زمانہ
گلزار بھی آبادیاں بھی بحر بھی بر

اف اف یہ تری گرمیٔ رفتار سوئے عرش
جل جاتے ہیں اس آگ میں جبریل کے پر

پھرتا ہوں تصور سے مدینے کے چمن میں
گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں سفر

اک دم سے وہ حل کرتے ہیں ہر عقدۂ لاحل
وابستہ اشاروں میں قضا بھی ہے

کیا وقت عبادت ہے سہانا اٹھو اکبر
ہیں نغمہ سرا حمد میں مرغانِ سحر بھی

جو بھی سعادت ملی یہیں سے ملی

حضرت علامہ اسد ملتانی مرحوم

گماں پہ فتح اگر قوتِ یقیں سے ملی
یقیں کی دولتِ بیدار ہم کو دیں سے ملی

عرب کی خاک کی ممنون کیوں نہ ہو دنیا
کہ دیں کی نعمت اسی پاک سرزمیں سے ملی

محمد عربی سے ہے آبروئے جہاں
کہ اس مکان کو عزت اسی مکیں سے ملی

نمونہ سب کیلئے ہے نبی کی سیرت میں
کہ جو نظیر بھی ڈھونڈی گئی یہیں سے ملی

زمیں پہ جھک کے جو عرشِ بریں پہ پہنچی تھی
ہمیں بلندیٔ مقصد اسی جبیں سے ملی

اسد فیوضِ درِ مصطفےٰ کا کیا کہنا
بشر کو جو بھی سعادت ملی یہیں سے ملی

٭ پرویز صاحب اسد ملتانی مرحوم کے پرانے ساتھیوں میں سے ہیں۔ کیا وہ اپنے دوست کے مشورے کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی گمراہی کا علاج کریں گے؟

نغمۂ نعت

حافظ مظہر الدین

دو جہاں فدا ترے نام پر ہے سکوں فزا ترا نام بھی
تری ذات پر ہو درود بھی، تری ذات پر ہو سلام بھی

مجھے اپنی تابشیں کر عطا، تو ہے میرا ماہِ تمام بھی
ہے لُٹی لُٹی مری صبح بھی ہے بجھی بجھی مری شام بھی

ہیں وہی فروغِ رُخِ حرم، ہے انہی کی ضو عرب و عجم
وہ عرب کے بدرِ منیر بھی ہیں عجم کے ماہِ تمام بھی

جہاں درد حد سے گزر گیا، تری یاد وجہِ سکوں ہوئی
یہ کھلا کہ جانِ عزیز سے ہے قریب تیرا مقام بھی

ترا راز کیا کوئی پا سکے، ترا جلوہ کیسے نظر آ سکے
کہ حریمِ ناز کی خلوتوں میں ہے تجھ کو اذنِ خرام بھی

جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں
اسی بارگاہِ جمال کا، میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

میلادِ رسولؐ

حافظ مظہر الدین

ساعتِ ذکرِ پاکِ رسولؐ آ گئی سارے عالم پہ اک کیف چھانے لگا
مطربانِ ازل زمزمہ سنج ہیں روحِ کونین کو وجد آنے لگا!

اُن کی آمد کے پھر تذکرے چھڑ گئے، ذکرِ میلاد پھر دل لبھانے لگا
گلستاں گلستاں پھر بہار آ گئی، پھر چمن کا چمن مسکرانے لگا

سازِ فطرت سے نغمے اُبلنے لگے دل کے جذبات شعروں میں ڈھلنے لگے
شاعرِ خوش نوا وجد میں جھوم کر، روح پرور ترانے سنانے لگا

چار سُو عبرت انگیز تھا اک سماں ظلمتوں سے تھا معمور سارا جہاں
آفتابِ نبوت ہوا ضو فشاں، نورِ حق ہر طرف جگمگانے لگا

نقشِ بے رنگ دنیا پہ رنگ آ گیا، چار سُو ایک دلکش سماں چھا گیا
ایک اُمّی لقب بن کے محبوبِ ربّ نعمتوں کے خزانے لٹانے لگا

آج پھر تیری اُمت ہے خوار و زبوں، دردمندوں کی آنکھوں سے جاری ہے خوں
میرے آقا! سفینہ ہے منجدھار میں، میرے خواجہ سفینہ ٹھکانے لگا!

یا ورِ بیکساں خلق کے راہبر! ہم غلاموں پہ بھی لطف کی اک نظر
تیرے قربان مایوسیاں بڑھ گئیں، تیرے قرباں یقیں ڈگمگانے لگا
پھر ہمیں عظمتِ بوذری بخش دے، شانِ فاروق و فقرِ علی بخش دے
پھر زمانے کے انداز ہیں خشمگیں، پھر زمانہ ہمیں آزمانے لگا

(۲)

اے شاہِ اُمم سرورِ دیں جانِ دو عالم — قربان نگہِ ناز کے ایمانِ دو عالم
گیسو ہیں ترے سورۂ والیل کی تفسیر — عارض ہے ترا مطلعِ دیوانِ دو عالم
لب ہائے مبارک ہیں شفاعت کے پیامی — چشمانِ مبارک ہیں نگہبانِ دو عالم
مشتاق ترے حضرتِ داؤد و سلیماں — دربار ترا حلقۂ خوبانِ دو عالم
اصحاب ترے حنظلہ و بوذر و سلماں — خدام ترے قیصر و خاقانِ دو عالم
محشر ترے اعجازِ شفاعت کا کرشمہ — اک موجِ تبسم تری غفرانِ دو عالم
سمٹی ہے ترے سامنے کونین کی وسعت — پھیلا ہے ترے سامنے دامانِ دو عالم
اے رحمتِ کل مرجعِ خاصانِ دو عالم — اے یوسفِ کونین، سلیمانِ دو عالم

کیا عرض کروں طاقتِ گفتار نہیں ہے
سلطانِ اُمم! جرأتِ اظہار نہیں ہے

محسنِ انسانیت کی آمد

حضرت علامہ طالوت

...پہ خدا کی ہے آج آمد آمد چمن مسکرائے دمن مسکرائے
وہ آئے، وہ آئے، محمد محمد! چمن مسکرائے دمن مسکرائے

...ں پہ چھائی ہے مستی سراپا وہ جانِ بہاراں ہوا جلوہ فرما
بہاریں ہوئیں رشک سے جس کے ارشد، چمن مسکرائے دمن مسکرائے

...مدائی میں انوار پھیلے سب اعلیٰ و ارفع سے اطوار پھیلے
جہاں بن گیا مطلعِ نورِ سرمد، چمن مسکرائے دمن مسکرائے

...لی دنیا میں پھوٹے شگوفے، محبت کا دامن نہ ہاتھوں سے چھوٹے
محبت سے آئیں ہوا جب مشید، چمن مسکرائے دمن مسکرائے

...سا ایوانِ کسریٰ میں آیا غبارِ بلا قصرِ قیصر پہ چھایا
نکھر آیا مولا کا فقرِ مجرد، چمن مسکرائے دمن مسکرائے

...نوی میں ہوا عدل ارزاں گھٹائیں ہوئیں ظلم کی سب پشیماں
ملا سارے عالم کو آئینِ اسعد، چمن مسکرائے دمن مسکرائے

فضاؤں میں چرچے ہوئے ارتقا کے اداؤں میں طور آئے خوفِ خدا کے
دعاؤں میں ظاہر ہوا نورِ احمدؐ چمن مسکرائے دمن ...

(۲)

زمانے کی گلیوں کی سردار گلیاں ۔۔۔ ہیں یثرب کی گلپاش و گل...
شرابِ حقیقت پلاتی ہیں سب کو ۔۔۔ یہ سرمست و سرجوش و سرشار ...
حسینوں کے سردار کی ہیں گزرگہ ۔۔۔ حسین اور پیاری طرحدار ...
محمدؐ کے پاؤں کو چھوتی رہی ہیں ۔۔۔ یہ دلدار راہیں، یہ دلدار ...
جدھر سے بھی آؤں دکھاتی ہیں مجھ کو ۔۔۔ مرے سبز گنبد کا دیدار ...
ہمیں ناز اُن پہ ہمیشہ رہے گا ۔۔۔ صحابہ کی ہیں ناز بردار ...
ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی ۔۔۔ پناہِ مساکین و ابرار ...
ہر اک آنے والے سے کرتی ہیں بیشک ۔۔۔ محبت کا بھرپور اظہار ...
شفاعت کے موتی لٹاتی ہیں ہردم ۔۔۔ شفیعِ اُمم کی گہربار ...
محبت کے ماروں کی ہمراز ہیں یہ ۔۔۔ بتاتی ہیں الفت کے اسرار ...
ہے خاک ان کی چشمِ بصیرت کا سرمہ ۔۔۔ کہ کہلاتی ہیں نورِ ابصار ...

مجھے شوقِ سیرِ چمن ہو تو کیونکر؟
کہ ہیں رونقِ باغ و گلزار گلیاں

سُبحان اللہ

مولانا حامد رضا

●

... عرش بریں پر جلوہ فگن محبوبِ خدا سُبحان اللہ
اِک بار ہوا دیدار جسے سو بار کہا سُبحان اللہ

... ران ہوئے برق اور نظر، اِک آن ہے اور رسول کا سفر
راکب نے کہا اللہ غنی، مرکب نے کہا سُبحان اللہ

... لب کا پتہ مطلوب کو ہے، مطلوب ہے طالب سے واقف
پردے میں بُلا کر مل بھی لیے، پردہ بھی رہا سُبحان اللہ

... ہے عبد کہاں معبود کہاں معراج کی شب ہے راز نہاں
دو نور حجابِ نور میں تھے خود رب نے کہا سُبحان اللہ

... ب سجدوں کی آخری حدوں تک جا پہنچا عبودیت والا
خالق نے کہا ماشاءاللہ، حضرت نے کہا سُبحان اللہ

... جھے حامدؔ انسان ہی کیا یہ راز ہیں حُسن و اُلفت کے
خالق کا حبیبی کہنا تھا خلقت نے کہا سُبحان اللہ

ختم المرسلینؐ

حضرت علامہ افق کاظمی

فروزاں ہوئے انورِ عترت ماہِ مبیں بن کر
نمایاں شانِ صروستان صورت آفریں بن

تم ابھرے قلزمِ فطرت کی موجِ اولیں بنکر
مگر بزمِ جہاں میں آئے ختم المرسلیں بن

تمہاری ذات ہے اصلِ وجودِ محفلِ عالم
تمہیں عالم میں آئے رحمۃ للعالمیں بن

مرا ایمان ہے میرا یقیں میرا عقیدہ ہے
کوئی دنیا میں آ سکتا نہیں تم سا حسیں بن

خدا کا دینِ کامل آخری پیغام تم لائے
امینِ کبریا و مہبطِ روح الامیں بن

کئے سب انبیاء کے وصف تم میں جمع خالق نے
تم آئے افتخارِ اولیں و آخریں بن

نبی ہرگز تمہارے بعد ہو سکتا نہیں کوئی
کہ آئے ہو تمہیں مہرِ نبوت کے نگیں بن

خدا نے تم کو بخشی ہے حکومت دین و دنیا کی
تم آئے بزمِ ہستی میں شہِ دنیا و دیں بن

صداقت اس کو کہتے ہیں امانت ایسی ہوتی ہے
کہ اعدا میں بھی تم مانے گئے صادق امیں بن

افق کو آسماں پر سرفرازی کا ملے موقع
اگر یہ خاک ہو کوئے محمدؐ کی زمیں بن کر

محسنِ اعظمؐ

پروفیسر عاشق کرنالی، ایم اے

آپ کی بعثت سے پہلے تھا ہر منظر ہر نقشِ دو عالم
اُجڑا اُجڑا، پھیکا پھیکا، ہلکا ہلکا، مدھم مدھم

حسن کا چہرہ اُترا اُترا، عشق کی رنگت بدلی بدلی
دہر کا نقشہ بگڑا بگڑا، زیست کا مقصد مبہم مبہم

آنکھ کی پتلی سہمی سہمی، دل کی دھڑکن ٹھہری ٹھہری
شوق کا دریا سمٹا سمٹا، جوشِ جنوں کے طوفاں کم کم

چاند کی کرنیں میلی میلی، صبح کے جلوے دھندلے دھندلے
کوچۂ ہستی سونا سونا، صحنِ فطرت برہم برہم

دُنیا کی ہر شے آزردہ، ہر چیز افسردہ، پژمردہ
تارا تارا، ذرہ ذرہ، موتی موتی، شبنم شبنم

اتنے میں مشرق کے افق سے مہرِ رسالت کی ضو ابھری
خنداں خنداں، روشن روشن، افزوں افزوں، محکم محکم

چاک ہوا باطل کا پردہ اِنَّ الباطل کانَ زھوقا

نورِ ہدایت، آیۂ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

صدر نشینِ محفلِ قدرت، سرتاجِ اقلیمِ نبوّت

نور و ظہورِ گلشنِ ہستی، چشم و چراغِ خانۂ آدم

مظہرِ انوارِ یزدانی، منزلِ معراجِ انسانی

ذاتِ مطہر، عبدِ مقرب، ہیکلِ اقدس، روحِ مکرّم

آپ کی ہر گفتار و عمل میں، تشریحِ احکامِ الٰہی

آپ کی صورت، آپ کی سیرت تفسیرِ قرآنِ معظم

آپ نے تشریف ارزانی سے دنیا پر احسان کیا ہے

آپ خدا کے خاص پیمبر، آپ جہاں کے محسنِ اعظم

(۲)

محمدؐ جلوہ فرما ہو گئے ہیں بزمِ امکاں میں

کھلا ہے آج کیسا پھول فطرت کے گلستاں میں

اسی خورشیدِ عالم کی کرن پہنچی تھی کنعاں میں

یہی جلوہ نظر آیا تھا اک دن یوسفستاں میں

مرا جی چاہتا ہے نعت کی صورت میں ڈھل جائیں

وہ نغمے جو مچلتے ہیں مرے سازِ رگِ جاں میں

گلوں کی انجمن میں تم سے تخلیقِ بہاراں ہے

تمہی نورِ آفریں ہو چاند تاروں کے شبستاں میں

تمہارے پیکرِ اقدس کی تنویروں کا کیا کہنا

کہ جیسے آئینے روشن نظر آتے ہیں قرآں میں

تمہاری یاد ہو، ہم ہوں، مسلسل اشکباری ہو

یہی موتی ہوں آنکھوں میں یہی دولت ہو داماں میں

تمہارے عشق سے آباد کر لے اپنے سینے کو

کوئی نیکی تو کر لے آدمی عمرِ گریزاں میں

ذرا دیوانے کا دستِ جنوں چالاک ہو جائے

کہاں کا فاصلہ ہوتا ہے دامن اور گریباں میں

کسی کے عشق نے وہ نور بخشا ہے مرے دل کو

کہ ہے ہر تار سورج کی کرن میرے گریباں میں

یہ سب شیرازہ بندی ان کے اعجازِ نظر سے ہے

کہاں کا نظم تھا ہستی کے اوراقِ پریشاں میں

یہ میرے شعر اے عاصی یہ میری بن کھلی کلیاں

مری جرأت تو دیکھو لے چلا ان کے گلستاں میں

بحضور سرورِ کائنات

اثر صہبائی مرحوم

ارم آفریں خاکِ پائے محمدؐ — حریفِ سکندر، گدائے محمدؐ
گریزاں گریزاں شبِ تارِ باطل — ضیائے حقیقت ضیائے محمدؐ
دُر افشاں دُر افشاں گل افشاں گل افشاں — سحابِ بہاراں ردائے محمدؐ
محمدؐ کے لب پر کلامِ الٰہی — کلامِ خدا ہے نوائے محمدؐ
درِ کبریا اور محمدؐ کا سر ہے — سرِ عرش ہے اور پائے محمدؐ
جفا کار و بدبیں عدو کیلئے بھی — دعائے محمدؐ دعائے محمدؐ
جدھر آنکھ اٹھائیں تجلی تجلی — بہشتِ سکوں ہے فضائے محمدؐ
نثار اس زباں پر متاعِ دو عالم — رہے جس زباں پر ثنائے محمدؐ
فلک سر بسجدہ، مَلک نغمہ پیرا — خوشا شانِ مدحت سرائے محمدؐ

زمانے کے لب پر مری داستاں ہے
اثرؔ یہ بھی ہے اک عطائے محمدؐ

نغمۂ شوق

ابوالسلام نعیم صدیقی

تری خاکِ پا کو لے کر میں نیا جہاں بناؤں
نئی اک زمیں بناؤں، نیا آسماں بناؤں

تھا ذرا سا اک وہ لمحہ ترا حُسن دل پہ چھایا!
وہی اک ذرا سا لمحہ، اسے جاوداں بناؤں

اسی سوچ میں ابھی تک نہیں آشیاں بنایا
کہ بہ شاخِ برقِ سوزاں کبھی آشیاں بناؤں

یہاں رہبروں کے ہاتھوں کئی کارواں لٹے ہیں
نئی اک فغاں اٹھاؤں، نیا کارواں بناؤں

ترے حُسن کی تجلی جو نگاہ کو دکھائے
وہ نیا ادب بناؤں، وہ نئی زباں بناؤں

کوئی سیم و زر کا طالب، کوئی جاہ کا پجاری
کسے ہم سفر بناؤں؟ کسے ہم عناں بناؤں

کوئی خار زار آئے تری راہِ آرزو میں!
تو جگر کا خون دے کر اُسے گلستاں بناؤں

مرے دل کا داغ پنہاں نہ بنے ایک رِستا گھاؤ
ترے لطفِ بیکراں سے اُسے اِک نشاں بناؤں

ترا گفتۂ مقدس، ترا اُسوۂ مبارک
اسے وردِ لب بناؤں، اسے حرزِ جاں بناؤں

ترے بادۂ نظر سے بھروں اختروں کے ساغر
نئی بزم گاہِ رنداں سرِ کہکشاں بناؤں

آقا کا روضہ

بلال احمد شیخ بی اے

کہاں آج تو خوش نصیب آ گیا ہے — کہ آقا کا روضہ قریب آ گیا ہے
اسے مل گئیں نعمتیں دو جہاں کی — ترے در پہ جو بھی غریب آ گیا ہے
ٹھہر جا ذرا گردشِ ماہ و انجم — مرے لب پہ نامِ حبیب آ گیا ہے
کرم کی نظر کیجئے میرے آقا — کہ اُمت پہ وقتِ عجیب آ گیا ہے

نہ ہو کیوں بلال اپنی قسمت پہ نازاں
کہ وقتِ زیارت قریب آ گیا ہے

خُمخانۂ کوثر

کوثر نیازی

(۱)

نازاں ہے جس پہ حُسن وہ حُسنِ رسول ہے
یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دُھول ہے

اے رہروانِ شوق! یہاں سر کے بل چلو
طیبہ کے راستے کا تو کانٹا بھی پھول ہے

ہر ہر قدم پہ اس میں ضروری ہے احتیاط
عشقِ بُتاں نہیں ہے یہ عشقِ رسول ہے

زاہد! خیالِ پیرویٔ مصطفےٰ رہے
پھر اس کے بعد تیری عبادت قبول ہے

وہ آستاں نہیں تو جبیں کس لئے جھکے
وہ در نہیں نصیب تو سجدہ فضول ہے

منبر ہو یا کہ دار نہ جائے گی یادِ یار!
اے دل! یہ اہلِ عشق و وفا کا اصول ہے

باطل کے سامنے نہ جھکاؤں گا سر کبھی
میری نظر میں اسوۂ ابنِ بتولؓ ہے

آئینِ مصطفیٰ کے سوا حلِ مشکلات؟
یہ عقل کا فریب، نگاہوں کی بھول ہے

اس پہ نزولِ رحمتِ پروردگار ہو!
کوثرؔ فراقِ دوست میں جو دل ملول ہے

(۲)

ہُوا یہ رازِ عیاں آخری پیام کے ساتھ
سفر کرے گا زمانہ ترے نظام کے ساتھ

سرورِ عیش ضروری ہے غم کے جام کے ساتھ
سحر کا نور رہے گا سوادِ شام کے ساتھ

فرازِ عرش میسر زمیں پہ سر بسجود
وہ کس مقام پہ آئے ہیں کس مقام کے ساتھ

خدا بھی مل نہ سکے گا ہمیں جو وہ نہ ملے
خدا کا نام بھی لیتے ہیں اُن کے نام کے ساتھ

یہ ارضِ پاکِ مدینہ کے حُسن کا اعجاز
کہ دل بھی جھکتا ہے کوثرؔ ہر ایک گام کے ساتھ

(۳)

غمگیں دلوں کو امن و سکوں کا پیام ہے
کیسا حسین و راحتِ جاں اُن کا نام ہے

اس دل کا مول دولتِ کونین بھی نہیں
جس میں متاعِ الفتِ خیر الانام ہے

دُھندلا نہ جائے جلوۂ محبوب دیکھنا
اے چشمِ اشکبار! ادب کا مقام ہے

شکرِ خدا کہ فرصتِ شعر و سخن نہیں
اب لب پہ صبح و شام درود و سلام ہے

کوثرؔ ہے دل میں ایک ہی اعزاز کی ہوس
کہدیں وہ حشر میں "یہ ہمارا غلام ہے"!

شاعرؔ لکھنوی

ہر سانس پئے حمد و ثنا جھوم رہی ہے
نظروں میں مدینے کی فضا جھوم رہی ہے

آئی ہے یہ کس کوچۂ رنگیں سے گزر کر
مستوں کی طرح بادِ صبا جھوم رہی ہے

وہ سامنے ہے روضۂ سرکارِ مدینہ
خود حُسنِ اثر بن کے دُعا جھوم رہی ہے

ہے اَنتَ حبیبی کی صدا کون و مکاں میں
خود روحِ ملائک بخدا جھوم رہی ہے

کانوں میں ہیں اَکملتُ لکم دین کے نغمے
بڑھ بڑھ کے زباں صلِ علیٰ جھوم رہی ہے

ہے فرش سے تا عرش عجب بارشِ انوار
ہر سمت سے رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے

شاعرؔ ہے یہ سرمستیٔ صہبائے مدینہ
پی پی کے مری طبعِ رسا جھوم رہی ہے

تکمیلِ کائنات رسولِ کریمؐ ہیں!

عبدالکریم ثمرؔ

●

تنویرِ کائنات رسولِ کریمؐ ہیں
شمعِ حریمِ ذات رسولِ کریمؐ ہیں
تفسیرِ معجزات رسولِ کریمؐ ہیں
توجیہہِ ممکنات رسولِ کریمؐ ہیں
کرتی ہے اُن پہ ناز دو عالم کی زندگی
سرچشمۂ حیات رسولِ کریمؐ ہیں
علم و نظر کی آخری حد آپؐ کا وجود
تکمیلِ کائنات رسولِ کریمؐ ہیں
جس پر نثار کوثر و تسنیم و سلسبیل
وہ ساحلِ نجات رسولِ کریمؐ ہیں
محشر کی باز پُرس کا کیوں غم ہو اے ثمرؔ
جب ضامنِ نجات رسولِ کریمؐ ہیں

بحضورِ سرورِ کونینؐ

حضرت زکی کیفیؔ

●

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمۃ للعالمیں ہو کر
پناہِ بے کساں بن کر شفیع المذنبیں ہو کر
خرد کیا کر سکے گی رفعتوں کا اُن کی اندازہ
فلک بھی رہ گیا جن کے لئے فرشِ زمیں ہو کر
اُنھوں نے اِس طرح سے گلشنِ ہستی سنوارا ہے
کہ دُنیا رہ گئی ہے رشکِ فردوسِ بریں ہو کر
خمیرِ آدمیت میں اُنھیں کا نُور شامل ہے
وہ سب نبیوں کے بعد آئے ہیں فخرِ اوّلیں ہو کر
قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذرّوں میں
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر
یتیم و بے نوا سمجھا تھا جن کو اہلِ نخوت نے
جہاں پر چھا گئے وہ سرورِ دُنیا و دیں ہو کر

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

ہزاروں بار اس پہ عشرتِ کونین صدقے ہو
غمِ عشقِ نبیؐ رہ جائے جس دل میں مکیں ہو کر
نگاہِ اوّلیں کیفی کی جب روضہ پہ ہو یارب
تمنّا ہے کہ رہ جائے نگاہِ واپسیں ہو کر

فگار میرٹھی

زباں پر جو آیا ترا نامِ نامی! / تو جنّ و ملائک نے بھی دی سلامی
گدا اور سلطاں کیے ایک تُو نے / نہ تھا امتیازِ حجازی و شامی
حبیبِ خدا ہیں، وہ شمعِ ہدیٰ ہیں / شہِ انبیاء ہیں رسولِ گرامی
نظامِ دو عالم پہ اُن کا تسلّط / فضائیں ہوائیں ہیں اُن کی پیامی
الٰہی زباں کو مری یہ شرف دے / کہ ہو وردِ نامِ رسولِ گرامی
غلامی کی رسمیں مٹا دینے والے / عطا کر مجھے اپنا طوقِ غلامی
چلو اے فگارِ حزیں سوئے طیبہ
کہ دل مضطرب ہے برائے سلامی

اے رُوحِ محمدؐ

تضمین بر قطعۂ علامہ اقبالؒ

(خاص برائے نعت نمبر)

تاثیر نقوی

ہر لحظہ نگاہوں میں قیامت کا ہے منظر
ساقی ہے، صراحی ہے، نہ ہے بادہ و ساغر
افسردہ نظر آتے ہیں مہر و مہ و اختر
شیرازہ ہوا ملّتِ مرحوم کا ابتر
اَب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے
گویائی کی طاقت بھی نہیں اب مرے لب میں
روتا ہوں تو ڈرتا ہوا تنہائی شب میں
دل خُون ہوا جاتا ہے اندوہ و تعب میں
وہ لذّتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
پوشیدہ جو ہے مجھ میں وہ طوفان کدھر جائے

منزل سے ہے بیگانہ ہمارا دلِ برباد
محصور غباروں میں ہے دیوانہ آزاد
درکار مسلماں کو ہے اب آپ کی امداد
ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حُدی خوان کدھر جائے

اب سرد ہے سوزِ جگر اے رُوحِ محمدؐ!
نالوں میں نہیں ہے اثر اے رُوحِ محمدؐ!
مایوس ہے میری نظر اے رُوحِ محمدؐ!
اس راز کو اب فاش کر اے رُوحِ محمدؐ!
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

اقبالؒ

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید، جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

شوکت بخارائی

مولانا عبدالمجید سالکؒ مرحوم

اے شاہِ انبیاء و شہنشاہِ کائنات
زینت طرازِ عرش ہیں تیری تجلّیات
پُرنور تیری ضو سے زمین اور آسماں
روشن ترے فروغِ تجلّی سے شش جہات
تیرا سخن ہے وحیِ خداوندِ دو جہاں
تیرا عمل ہے معنیِ آیاتِ بیّنات
اے تیری ذات عشق کا پیرایۂ دوام
اے تیرا نام عشق کا سرمایۂ حیات
توحیدِ حق کا دہر میں آوازہ ہے بلند
یہ سب ہیں تیری ذات کے قدسی تصرفات
اسریٰ بعبدہٖ ہے ترے قرب کی دلیل
شاہد ترے عروج پہ معراج کی ہے رات
پہنچا نہ کوئی تیرے مقامِ بلند تک
موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات
تو عینِ ذات می نگری در تبسّمی!

زباں پر محمدؐ کا نام آ رہا ہے

نسیم بستوی (دھاتسا)

●

یہ کیسا مبارک مقام آ رہا ہے
لبوں پر درود و سلام آ رہا ہے

ادب سے چلو اور سروں کو جھکا لو
محمدؐ کا دار السلام آ رہا ہے

بسائی گئی راہ میں نکہتِ گل
رسولِ خدا کا غلام آ رہا ہے

قدم چومنے آ رہے ہیں فرشتے
زمیں پر وہ ماہِ تمام آ رہا ہے

مدینے کے آقا کا ہر ہر سوالی
تبسم بہ لب شاد کام آ رہا ہے

وہ دیکھو اٹھیں رحمتوں کی گھٹائیں
زباں پر محمدؐ کا نام آ رہا ہے

غریبوں کا مونس یتیموں کا ہمدم
مئے زندگی کا پیام آ رہا ہے

رسولِ گرامی کے روضے کی جانب
زمانہ بصد احترام آ رہا ہے

نسیم ثنا خوانِ سرور مبارک
خدا کی طرف سے سلام آ رہا ہے

دو عالم کا ماہِ تمام آ رہا ہے

شکیل بدایونی

●

یہ کس ذاتِ برحق کی ہے آمد آمد
فرشتوں کا پیہم سلام آ رہا ہے

یہ کون آج انسانِ کامل زمیں پر
بصد عزت و احترام آ رہا ہے

خوشا بختِ آدم کہ بزمِ فنا میں
امینِ حیاتِ دوام آ رہا ہے

جو والشمس چہرہ تو واللیل گیسو
جلو میں لئے صبح و شام آ رہا ہے

در و بام سے پھوٹ نکلیں ضیائیں
دو عالم کا ماہِ تمام آ رہا ہے

لرزتا ہے میخانۂ کفر و باطل
صداقت کا گردش میں جام آ رہا ہے

خوشا نطقِ رنگیں زہے خوش کلامی
زباں پر محمدؐ کا نام آ رہا ہے

تم ہی تو ہو!

طفیل ہوشیارپوری

آرائشِ حیات کا باعث تم ہی تو ہو!
توقیرِ کائنات کا باعث تم ہی تو ہو!
روشن ہوئی تھی صبحِ ازل جن کے نور سے
ایسی تجلّیات کا باعث تم ہی تو ہو!
دُنیا میں رہ گئی تھی اُلجھ کر نگاہِ دیں
تخئیلِ حُسنِ ذات کا باعث تم ہی تو ہو!
رحمت کے التفات کی ہم کو تلاش تھی
رحمت کے التفات کا باعث تم ہی تو ہو!
آیاتِ بیّنات میں، اسلام کی صفات
آیاتِ بیّنات کا باعث تم ہی تو ہو!

صلی اللہ علیہ وسلّم

جنابِ روشؔ صدّیقی

صاحبِ تاجِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلّم — صدر نشینِ بزمِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلّم
اس کی گلی کا ذرّہ ذرّہ مہرِ درخشاں بن کے چمکا — فرشِ قدم افلاک کی عظمت صلی اللہ علیہ وسلّم
زاہد و عاصی عارف و عامی سب ہیں درِ اقدس کے سلامی — سب پہ گُل افشاں دامنِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلّم
سُلطانِ عرب ہمدوشِ گدایاں مولیٰ اور شیدائے غریباں — خضرِ اُمم اور جادۂ خدمت، صلی اللہ علیہ وسلّم
نقشِ کدورت اس نے مٹایا غیر کو سینے سے لگایا — سب کو دیا پیغامِ محبّت صلی اللہ علیہ وسلّم
درسِ مروّت فرماں اُس کا، نوعِ بشر پر احساں اس کا — امن و محبّت اس کی شریعت صلی اللہ علیہ وسلّم
بُغض و حسد کا نام ہوا گُم چمکا آیتِ عفو و ترحم — جاگ اُٹھی انساں کی شرافت صلی اللہ علیہ وسلّم
ختم ہوا دورِ صیّادی پائی غلاموں نے آزادی — گھر گھر پہنچا مژدۂ رحمت صلی اللہ علیہ وسلّم
دینِ مبیں فیضان ہے اس کا، ذوقِ یقیں احسان ہے اس کا — اس کے در کی خاک میں حکمت صلی اللہ علیہ وسلّم

قربِ الٰہی سُنّت اس کی، حُسنِ عمل ہے اطاعت اس کی
حاصلِ ایماں اس کی محبّت صلی اللہ علیہ وسلّم

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

"شمعِ ازل"

حافظ چشتی تونسوی

وہی شمعِ بزمِ ازل تو ہے جو مکیں ہے شہرِ حجاز میں
وہی حسنِ جلوۂ سرمدی ہے عیاں لباسِ مجاز میں
وہ بلفظِ ظاہرِ مثلکم وہ بمعنی مثلی ایکم
وہاں معنی کی تو خبر ہو کیا جہاں لفظ ہی رہے راز میں
کہیں بوجہل کی نظر میں ہے کہیں بوبکر کے جگر میں ہے
کہیں لی مع اللہ کی شان ہے ولامکاں کے فراز میں
کبھی فرش پر کبھی عرش پر کبھی عرش سے بھی وہ ہے اُدھر
کبھی سوز میں کبھی ساز میں کبھی راز میں کبھی ناز میں
وہی اصل و مقصدِ زندگی وہی روحِ قالبِ بندگی
نہ ہو دل میں اُس کا نیاز اگر تو دھرا ہی کیا ہے نماز میں
وہی جانِ ہر دو جہان ہے وہی بے نشاں کا نشان ہے
دو جہاں کی ساری ہیں خوبیاں اُسی ایک بندہ نواز میں
وہی دلربا وہی آسرا، وہی ناخدا وہی رہنما
وہ خوشی ہے حافظِ بے نوا ترے دل کے سوز و گداز میں

سراجاً منیرا

عزیز حاصل پوری

محمدؐ گرامی جناب اللہ اللہ — نبیؐ فضیلت مآب اللہ اللہ
وہ سرکارِ عزت مآب اللہ اللہ — سراجاً منیرا خطاب اللہ اللہ
رخِ مصطفےٰ پر نقاب اللہ اللہ — سرِ آسماں آفتاب اللہ اللہ
محمدؐ کو اپنا بنایا "محمدؐ" — یہ اللہ کا انتخاب اللہ اللہ
محمدؐ کا نقشِ کفِ پا زمیں پر — ہے مہرِ فلک کا جواب اللہ اللہ
یہ خلقِ الٰہی یہ شکلِ محمدؐ — اُٹھا رحمتوں کا سحاب اللہ اللہ
کیا میرے آقا نے یثرب کو طیبہ — یہ رحمت اثر انقلاب اللہ اللہ
محمدؐ کا جب نام لیتا ہے کوئی — تو بجتا ہے دل کا رباب اللہ اللہ

عزیز اُن کی رحمت کا ہو کیا احاطہ؟
نہ حد ہے نہ کوئی حساب اللہ اللہ

(۲)

آبروُ مدینے کی!

دل میں ہے آرزُو مدینے کی — آنکھ کو جستجُو مدینے کی
ہر طرف ذکر ہے مدینے کا — دُھوم ہے چار سُو مدینے کی
ذرّہ ذرّہ درُود پڑھتا ہے — خاک ہے باوضُو مدینے کی
بادِ الحاد کو جھلس دے گی — سوزِ ایماں ہے لُو مدینے کی
کہکشانِ بہار لگتی ہے — ہر گلی خُوبرُو مدینے کی
چھوڑو واعظ بہشت کی باتیں — کرو ہی گفتگُو مدینے کی
چل رہی ہے صبا سے بھی آگے — تیز کتنی ہے بُو مدینے کی
فرصتِ زندگی مِلی دل کو — اے خوشا آرزُو مدینے کی
آپ سے ہے وقار مکّہ کا — آپ ہیں آبرُو مدینے کی

شہرِ دل شہرِ مصطفٰے ہے عزیزؔ
شکل ہے ہُو بہُو مدینے کی

(۳)

حاصلِ کُن فکاں

قبلۂ قدسیاں — کعبۂ اِنس و جاں
فخرِ کون و مکاں — نازشِ دو جہاں

آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

سائرِ آسماں — زائرِ لامکاں
طائرِ روح و جاں — رہبرِ کہکشاں

آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

رنگ و بُوئے چمن — آبروئے چمن
حُسن کوئے چمن — زینتِ گلستاں

آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

مظہرِ کبریا سرورِ انبیاء
افسرِ اولیاء رہبرِ رہبراں
آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

تاجدارِ رُسُل شہریارِ رُسُل
افتخارِ رُسُل صدرِ پیغمبراں
آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

سیّد المرسلیں رُوحِ رُوح الامیں
آسمان و زمیں آپ کا آستاں
آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

آفتابِ دَنیٰ ماہتابِ لقا
انتخابِ خدا کامیابِ زماں
آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

حُسنِ آوازِ دل نغمۂ سازِ دل
محرمِ رازِ دل غیب دانِ جہاں
آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

یہ عزیزِ حزیں کیوں ہے اندوہگیں
کس لئے ہے غمیں آپ پر ہے عیاں
آپ کی ذات ہے
حاصلِ کُن فکاں

حضرت علامہ محمد مختار الحق صاحب صدیقی، ٹوبہ ٹیک سنگھ (ٹالپور)

ترے فراق میں بے صبر و بیقرار ہوں میں شکستہ خاطر و آشفتہ و نزار ہوں میں
کبھی ہوں فرطِ الم سے مثالِ برقِ تپاں کبھی سحاب کی مانند اشکبار ہوں میں
نہ دل کو چین نہ دل میں ہے طاقتِ برداشت ترے بغیر بحالِ زبوں نزار ہوں میں
خدا کے واسطے کر دو مرا قصور معاف اگرچہ حد سے زیادہ گناہگار ہوں میں

خدا کا فضل و کرم ہو جو شامل اے مختار
تو ایک آن میں دریائے غم سے پار ہوں میں

اعظم چشتی

•

روشن ہے جس سے عالمِ امکاں تمہی تو ہو
ظاہر ہے جس سے صورتِ یزداں تمہی تو ہو
تم ہی ہو رازہائے حقیقت کے رازدار
توحید کی کتاب کے عنواں تمہی تو ہو
تیرے ہی دم سے گلشنِ ہستی میں ہے بہار
ہر چیز کی حیات کے ساماں تمہی تو ہو
دونوں جہاں میں تیری حکومت ہے بالیقیں
ہر شئے ہے جس کی تابعِ فرماں تمہی تو ہو
خالق نے جس کو ساری خدائی میں چن لیا
اے جانِ کائنات! وہ انساں تمہی تو ہو
یہ مرتبہ کسی کو میسّر نہ ہو سکا
خالق ہے آپ جس کا ثنا خواں تمہی تو ہو
اعظمؔ کا بھی فسانۂ دردِ الم سنو
ہر دردِ کائنات کے درماں تمہی تو ہو!

ہدیۂ نعت

غافل کرنالی

•

سبز گنبد کی بہاروں میں وہ زیبائی ہے
عرشِ اعظم بھی مدینے کا تمنائی ہے!
نور ہی نور ہے، رعنائی ہی رعنائی ہے
ہر طرف زلفِ محمدؐ کی گھٹا چھائی ہے
تجھ سے پہلے تھا ہر اک سمت خزاں کا عالم
تیرے آنے سے ہی ہر شئے پہ بہار آئی ہے
جب ترا ذکر کیا نور کا بادل برسا
جب ترا نام لیا جان میں جان آئی ہے
تجھ کو اللہ نے محبوب کہا خوب کہا
تیری عظمت کی دو عالم نے قسم کھائی ہے
کون ہے ختمِ رسُل، ہادیٔ کل تیرے سوا
عرش تا فرش ترے نور کی پہنائی ہے

پھیل جاتی ہے اسی زلف کی خوشبو دل میں
ہو کے طیبہ سے کسی دن جو صبا آئی ہے

نام یکتا ہے تو پیغام بھی یکتا ہے ترا
ہر بڑی شان میں آقا تری یکتائی ہے

جشنِ میلاد میں غافل مری نعتیں سن کر
منزلِ عرش سے جلووں کی برات آئی ہے

قطعات

دُنیا سے جہالت کو مٹانے کے لئے
توحید کا پیغام سُنانے کے لئے
اللہ نے بھیجے ہیں رسُولِ عربی
انسان کو انسان بنانے کے لئے

—۲—

جنت کی ہواؤں کا سفینہ لے کر
رحمت کی اداؤں کا قرینہ لے کر
آئی ہے بڑی دھوم سے معراج کی رات
انوارِ الٰہی کا خزینہ لے کر

غافل کرنالی

پڑھا ہے زبانوں نے کلمہ تمہارا

جمیلؔ

پڑھا ہے زبانوں نے کلمہ تمہارا — ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا
ترضیٰ کی یہ پیاری پیاری صدا ہے — کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمہارا
رفعنا کا جلوہ دکھانے کو حق نے — لکھا عرش پر نام والا تمہارا
اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں — غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا
بھرے اس میں اسرار و علمِ دو عالم — کشادہ کیا حق نے سینہ تمہارا
کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسین کہیں پر — لقب ہے سراجاً منیرا تمہارا
مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد — مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمہارا
کیا حق نے بحرِ کمالات تم کو — نہ پایا کسی نے کنارا تمہارا
خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ — وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمہارا
صدا دیتے آتے ہیں منگتے ہزاروں — کہ داتا رہے بول بالا تمہارا

جمیلؔ اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمہارا

www.facebook.com/Naat.Research.Centre www.sabih-rehmani.com/books

امجد

تری گلی میں

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دُنیا تری گلی میں، عقبےٰ تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں!

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں

کس طرح پاؤں رکھے یاں صاحبِ بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں

موت و حیات میری دونوں ترے لئے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں

دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں

امجد کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں!

آج کی رات

هلال جعفری

ذرے ذرے سے نمایاں ہے خوشی آج کی رات
جذبۂ عشق کی تکمیل ہوئی آج کی رات

ہر گلی بقعۂ انوار بنی آج کی رات
جلوہ افگن ہوا ماہ مدنی آج کی رات

آؤ محتاجو! کہ ہو جاؤ غنی آج کی رات
لطف فرما ہے دو عالم کا سخی آج کی رات

عرشیو! سیر کو محبوبِ خدا آتے ہیں
رہ نہ جائے کوئی سج دھج میں کمی آج کی رات

گلِ طیبہ کی مہک پا کے حسیں پھول بنی
باغِ فردوس کی ہر ایک کلی آج کی رات

گویا انوار ہی انوار نظر آتے ہیں
عرش سے تا بہ دیارِ نبوی آج کی رات

رحمتیں کہتی ہیں آپس میں گلے مل مل کر
بخشے جائیں گے گنہ گار سبھی آج کی رات

اے زمیں والو! فلک والو! دو عالم والو
لوٹ لو دولتِ دیدارِ نبی آج کی رات

بزمِ کونین میں ہوتا ہے بہ شان و شوکت
ذکرِ معراجِ رسولِ عربی آج کی رات

آ گئے صلِّ علیٰ علمِ لَدُنّی پا کر
اپنے اللہ سے اُمّی لقبی آج کی رات

وہ ضیاءؔ مانگ لے اللہ سے اب تو بھی ہلالؔ
جو ضیاء چاند ستاروں کی ملی آج کی رات

قطعہ

ایمان کی قندیل فروزاں ہو جائے
اخلاق کی تکمیل کا ساماں ہو جائے
سرکار کے آنے کا یہی مقصد ہے
انسان کو اللہ کا عرفاں ہو جائے

غافلؔ کرنالی

نظمِ معرّیٰ

طلوعِ صبحِ رحمت

اقبال ارشد، بی، اے

جہل کا پرتو حریمِ وقت کی تنویر تھا
عقل کے منفی مظاہر کا عمل تھا تیز تر
گم تھی پہنائے تظلّم میں وفا کی آبرو
مشرقی تہذیب کے بکھرے ہوئے تھے تار تار
مصر کے اہرام تھے محنت کشوں پر خندہ زن
سرزمینِ نینوا تھی گلشنِ بے رنگ و بو
علم کی قدریں ابھی تھیں گوشۂ افلاک میں
جہل کا لشکر تھا چھایا کائنات و دہر پر
حضرتِ سقراط کی قسمت تھا زہرِ آرزو
اہلِ یوناں دیوتاؤں کے تکبّر کا شکار،
اہلِ ایراں انتبازِ ما و تو کی قید میں
ہر مسافر بے قیام و بے دل و بے جستجو

شرق سے لے کر حدودِ غرب کی دیوار تک
تیرگی کی اِک ردائے سخت تھی پھیلی ہوئی
زندگی آبِ گِل تھی بے نیازِ ہر نمُو

ایشیا کی نوجواں دھرتی کا سینہ چاک تھا
یورپی ملکوں میں سب مادر پدر آزاد تھے
بر اعظم کر رہے تھے آدمیت کا لہُو

اقتصادی زندگی بے کیف تھی بدنام تھی
ہر معیشی مسئلہ تھا زیرِ تنقیدِ فغاں
ہر تمدن تھا نظامِ زندگی میں بے وضو

ظلمتوں کے شہر میں کیا روشنی سے پیار ہو
تیرگی کے سب پُجاری تیرگی کے سب غلام
تیرگی کے بھیس میں بکھرے تھے تارے چار سُو

مختلف کب تھا عرب کا حال، وہ بھی خُوب تھا
خُوب کیا، بلکہ اکیلا رہنما تھا جبر کا
جبر بھی ایسا کہ جس کی جبر کو ہو آرزو

وہ بیابانِ عرب، وہ مرکزِ انوارِ حق
وہ براہیمی جوانوں کے تقدس کی زمیں
خام تھی صیقل نہیں تھی، چاک تھی اُن کی وضُو

کبر کے سامان تھے افلاس کے میدان میں
بُتکدوں کا شہر تھا تثلیث کا بازار تھا
حق پرستوں کی کوئی سُنتا نہیں تھا گفتگو

ساری دُنیا میں مچا تھا شور استبداد کا
آسماں کی شمعِ اوّل نُور پھیلانے لگی
نُورِ حق ایمان پرور، نُورِ حق اللہ ہُو

غرفۂ آفاق سے مہتاب اِک روشن ہُوا
مطلعِ افلاک پر اُبھرا حیا کا آفتاب
چاندنی چاروں طرف تھی روشنی تھی چار سُو

وہ کہ جس سے آدمیت کی جبیں تاباں ہوئی
وہ کہ جس کی روشنی ہے روشنی تقدیر کی
وہ کہ جس کی ہر ادا ہے کُل جہاں کی آبرو

وہ بشر لیکن بشر کے بھیس میں نُورِ ازل
وہ رسُولِ کبریا، لیکن مثالِ کبریا
جس کی زلفیں عطر آسا جس کی کملی مُشکبُو

جس کی چاہت میں چھپا ہے عشقِ ربِّ کائنات

وہ خدا کی بارگاہِ حُسن کی پہلی کرن
وہ کہ جس کے واسطے دنیائے حق کی ہے نمو
وہ طلوعِ صبحِ رحمت وہ شروعِ روشنی
اُس کی آمد سے بہارِ زندگی پیدا ہوئی

(خاص برائے نعت نمبر)

نعت شریف

(منظور بٹالوی بی ایس سی)

میں نہ محتاج ہوں زمانے میں — کیا کمی ہے ترے خزانے میں
عرش تا فرش روشنی پھیلی — ہو گئی ہے سحر زمانے میں
لالہ و گُل میں تیرا جلوہ ہے — اک حقیقت ہے ہر فسانے میں
کھنچے آتے ہیں سارے اہلِ جہاں — ہے کشش تیرے آستانے میں
تجھ کو خود جیسا جاننے والے — سخت رُسوا ہوئے زمانے میں
بندگی نے ادب سکھایا ہے — مضطرب ہوں نظر ملانے میں
بگڑی منظور کی بنا کہ تجھے
دیر لگتی نہیں بنانے میں

نظم آزاد

نشیب و فراز

سحر رومانی بی اے

عرب اور عجم آج سے سینکڑوں سال پہلے
جہالت کے گہرے اندھیرے میں گم تھے
ہر اک سُو مظالم کا تھا دور دورہ
جہاں میں تمدّن، ثقافت کا تہذیب کا خون ہو رہا تھا
کہ اقدارِ انسانیت کا علَم سرنگوں ہو رہا تھا
ہر اک سمت عفریت کا سحر طاری تھا
ہر آدمی تھا تعیّش، تکبّر، تظلّم کا پیکر
خیالات مکڑی کے جالوں کی مانند اُلجھے ہوئے تھے
ہر اک زندگی تھی پریشان خوابوں کی صورت
بھٹکتی ہوئی
بے درا، بے صدا
علم کے رنگ، رس، روشنی سے تہی

فن کی خوشبو سے بیگانہ و بے خبر!
الغرض صفحۂ دہر پر اک عجب انتشار و تنزل کا منظر ہویدا تھا

یکایک زمیں کے جہالت کدے میں
خدا کی طرف سے
ازل اور ابد کی علیم و بصیر
اِک نئی روشنی کا اُجالا ہوا
یہ نئی روشنی،
رنگ و خوشبو کی بارش لیئے اپنے اطراف میں
ساری دُنیا پہ چھانے لگی
زندگی اپنے تیرہ مناظر کی محبوس،
خود اِک کرن بن کے ماحول پر جگمگانے لگی!
مسکرانے لگی!
ساری انسانیت اپنے عرفان کے اور نزدیک آنے لگی!
آخر کار،
وہ جس کی آمد کا
صدیوں سے ہر نابغہ منتظر تھا

وہ جس کا زبور اور تورات و انجیل کا
ہر ورق منتظر تھا
زمانہ خود اپنے مظاہر کے ہمراہ
جس کے لیئے پیش قدمی کو حاضر تھا
وہ نُورِ اوّلؐ!
زمانے کی تیرہ شبی کو مٹانے
عرب کے مقدّس ترین شہر مکّہ میں
جلوہ فگن ہو گیا ——!

(خاص برائے نعت نمبر)

قطعہ

آراستہ کی، درد کی محفل تُو نے
بخشا ہے زمانے کو غمِ دل تُو نے
اے رحمتِ عالمؐ تری عظمت کے نثار
چوروں کو بنا دیا ہے عادل تُو نے

غافل کرنالی

نعت

شاکرؔ کنجاہی

●

جبینِ شوق جو در پہ ترے جُھکا نہ سکے
وہ لوگ رحمتِ یزداں کا کھوج پا نہ سکے

تمہارے نام پہ آنکھوں میں اشک آ ہی گئے
چھپا کے رازِ محبت بھی ہم چھپا نہ سکے

بُھلا ہے جو بھی مجاورِ نبیؐ کے کُوچے کا
اُسے بہشت کے وعدے بھی پھر اُٹھا نہ سکے

جنہیں نصیب ہوئی خاکِ نقشِ پائے رسُولؐ
وہ تاج و تختِ سکندر نظر میں لا نہ سکے

غمِ حبیبؐ میں دل ہے وہ سوگوار کلی
جو مسکرانا بھی چاہے تو مُسکرا نہ سکے

نبیؐ کی شان میں دُنیا کے نعت خواں شاکرؔ
زباں کھول سکے اور قلم اُٹھا نہ سکے

ماہِ طیبہؐ

فرحتؔ ملتانی

●

کُھلا ہے بابِ شرابِ خانہ شرابِ رحمت لُٹا رہے ہیں
حضُورؐ دستِ کرم سے مستوں کو جامِ کوثر پلا رہے ہیں

کرم کرم شاہِ ہر دو عالمؐ، کرم کرم رحمتِ مجسّمؐ
مصائب و رنج و غمِ جہاں پر گھٹائیں بن بن کے چھا رہے ہیں

تمہاری چوکھٹ ہے بابِ جنّت اسی لئے رنج و غم کے مارے
تمہارے در پہ بصد محبّت سرِ عقیدت جُھکا رہے ہیں

خیال تیرا میری عبادت تیرا تصوّر ہی بندگی ہے
ترے ہیں قربان کملی والے، ملک بھی پلکیں بچھا رہے ہیں

تڑپ تڑپ کر میں دن گزاروں سسک سسک کر میں رات کاٹوں
کوئی تو کہہ دے یہ آکے فرحتؔ حضورؐ تجھ کو بُلا رہے ہیں

ذکرِ جمیل!

آرزو کاشمیری

جہاں جہاں ترا ذکرِ جمیل آیا ہے
وہاں وہاں ترے مستوں نے سر جھکایا ہے

نکل نہ جانا کہیں میرے کعبۂ دل سے
تمہارے نور نے کعبہ اسے بنایا ہے

اسی سبب سے معطر ہے جامۂ ہستی!
گلاب بوئے محمد چرا کے لایا ہے

یہ کون ہے جو بنا فخرِ انبیاء و رسل
یہ کس نے عرش کی جانب قدم بڑھایا ہے

یہ اپنے دوش پہ کیا تم نے زلف بکھرائی
کہ ابرِ رحمتِ پروردگار چھایا ہے

کوئی تھا جس کے سرِ طور ہوش کھوئے تھے
کوئی ہے جس کو سرِ عرش خود بلایا ہے

وہاں چلی ہے مجھے لے کے آرزو قسمت
ملائکہ نے جہاں اپنا سر جھکایا ہے!

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (اقبالؔ)

تمنائے دل

شاہ محمد صابر الحامدی ملتانی

ہر وقت تمنا ہے دل کی، کوئی تو بہانہ ہو جائے
وہ دن ہو میسر، طیبہ کو صابر بھی روانہ ہو جائے

ارمان حقیقت بن جائیں ہر یاس فسانہ ہو جائے
اے جذبۂ دل میرا ابھی اگر طیبہ کو جانا ہو جائے

اس شانِ زالی اس رحمتِ بے حد کے قرباں
وہ بندہ نوازی حب کہہ دیں غم خوار زمانہ ہو جائے

ہر وقت کے آنسو بہنے سے اسراف ہے غم کی دولت کا
اے دل ترے رونے دھونے سے خالی نہ خزانہ ہو جائے

صابر کی دعا ہے شام و سحر اے شاہِ امم اے فخرِ رسل
گلیوں میں مدینہ کی اک دن اس کا بھی ٹھکانہ ہو جائے

(خاص برائے نعت نمبر)

محمد داؤد اسٹاک

دھوپ اور نظر کے پائدار چشمے خوشنما اور دیدہ زیب

جرمنی کے امپورٹڈ فریم

اعلیٰ ڈیزائن ــــ عمدہ کام ــــ اور کم قیمت

پنجاب عینک گھر

بازار حسین آگاہی ملتان میں ہر وقت دستیاب ہیں

زمینداروں کا قابلِ اعتماد ساتھی

اسٹینڈرڈ ٹیوب ویل

ہمارے ہاں ہر قسم کے ڈیزل انجن برائے ٹیوب ویل و چکی اور ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں کپل سیٹ، فلٹر، رسّی وپٹی بمعہ سنٹری فیوگل پمپ اور جستی پائپ وغیرہ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہو سکتے ہیں

اسٹینڈرڈ ٹیوب ویل کمپنی رجسٹرڈ ریلوے روڈ ملتان فون نمبر 3585

کبت

● بابا کبیر داس

نبّ[1] کا در کھلا نہیں ٹپی گئے اوہ پار

جیسے چھجھ[2] اپچھ[3] ماں، نکل جات اوہ پار

۱ نبّ: آسمان ۲ چھجھ، نگاہ ۳ اپچھ، شیشہ

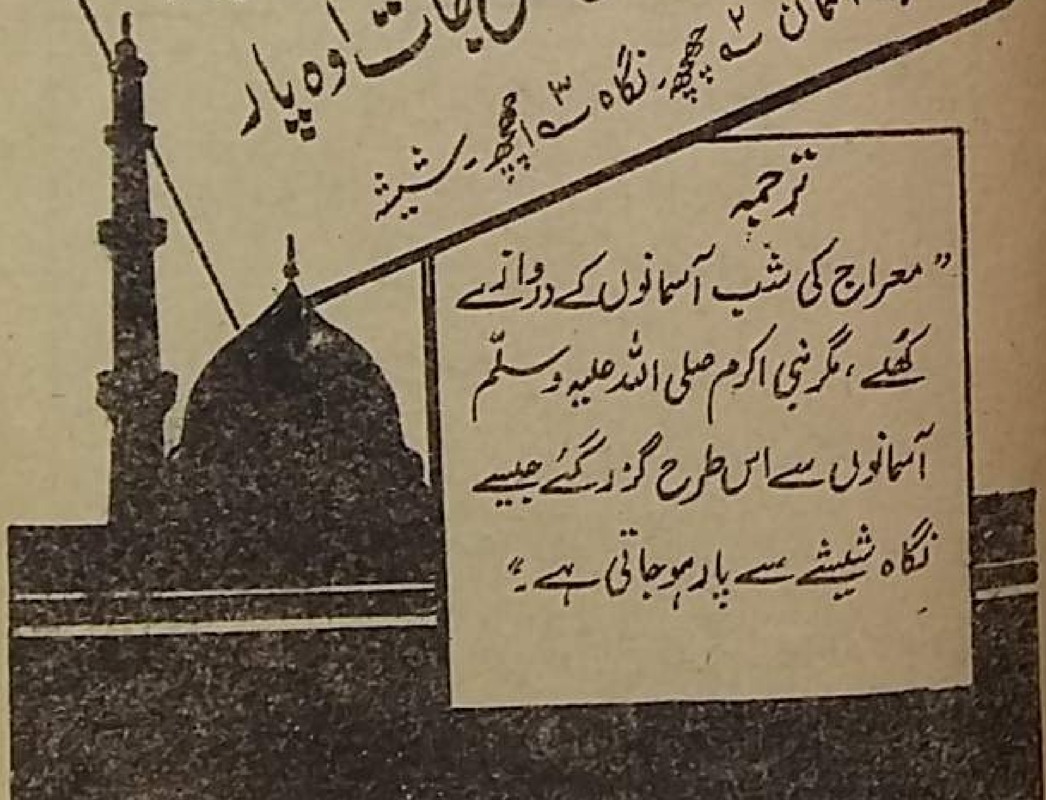

ترجمہ

"معراج کی شب آسمانوں کے دروازے کھلے، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں سے اس طرح گزر گئے جیسے نگاہ شیشے سے پار ہوجاتی ہے۔"

وشنو کمار شوقؔ لکھنوی

نہ ہوتے گر محمدؐ ہر خوشی بے کار ہو جاتی
خدائی رہتی ناقص، زندگی بے کار ہو جاتی

نہ ہو جاتی اگر روشن حقیقت نور سے اُن کے
تو پھر شمس و قمر کی روشنی بے کار ہو جاتی

نقابِ جلوۂ وحدت اگر حضرتؐ اُلٹ دیتے
طلسمِ رنگ و بُو کی دل کشی بے کار ہو جاتی

اگر اُن کی نظر اُلفت کو آئینہ نہ کر دیتی
بشر گمراہ ہوتا دوستی بے کار ہو جاتی

جمالِ احمدی کا کیوں نہ ہو احسان دُنیا پر
بغیر اس کے تو ہر جلوہ گری بے کار ہو جاتی

رسولؐ اللہ کی رحمت اگر ہوتی نہ بندوں پر
محبّت بے اثر اور زندگی بے کار ہو جاتی

عطا کرتے نہ گر اے شوقؔ یہ توفیق وہ مجھ کو
قضا ہوتیں نمازیں بندگی بے کار ہو جاتی

بھگوان داس بھگوان

خوشا بختے دو عالم را کہ ختمِ مرسلاںؐ آمد
حبیبِؐ کبریا آمد، رسولِؐ دو جہاں آمد

نقیبِ وحدتِ یزداں و عینِ شانِ یزدانی
مبارک باد اُمّت را شفیعِ عاصیاں آمد

دریں بُت خانۂ عالم شہِ وحدت نشاں آمد
بشیرِ صادقاں آمد، نذیرِ کاذباں آمد

نصیرِ عرشیاں آمد، شفیقِ فرشیاں آمد
خوشا میلادِ قُدسی نازشِ کون و مکاں آمد

محمدؐ مصطفےٰ صلِّ علیٰ آں نورِ سبحانی
امامِ عاشقاں آمد مکینِ لامکاں آمد

زہے قسمت زہے قسمت کہ نورِ عرشیاں آمد
خوشا بختے خوشا بختے کہ سرِّ کُن فکاں آمد

سرودِ جانِ بھگواں ست نعتِ خواجۂؐ عالم
جمالِ دو سرا آمد، جمیلِ قدسیاں آمد

بات آپؐ کی ہے

بشیشور پرشاد منوّر

●

زبانِ حال ہے شاہد، زبانِ قال گواہ
کلامِ پاکِ خدا، بات، بات آپؐ کی ہے
عروج آپؐ سے تھا گو تمام راتوں کا!
حقیقتاً شبِ معراج، رات آپؐ کی ہے
اسی لیے ہے لقب پاک، سرورِ کونین
یہ عرش و فرش یہ کل کائنات آپؐ کی ہے
نفس نفس سے فروزاں ہوئے حرم کے چراغ
تمام نورِ الٰہی حیات آپؐ کی ہے
اسے حدیث کہیں یا قرار دیں قرآں
یہ اہلِ دل[1] کی نہیں واردات آپؐ کی ہے

———●———

[1] کیا اس اہلِ دل ہندو کی بات پر پرویزی خیال کے حضرات غور فرمائیں گے؟ (مدیر)

یا رسولؐ اللہ

منشی چاند بہاری لعل صاحب صبا جے پوری

●

تصوّر باندھ کر دل میں تمہارا یا رسولؐ اللہ
خدا کا کر لیا ہم نے نظارا یا رسولؐ اللہ
کہاں سے لاؤں گا تاب نظارا یا رسولؐ اللہ
اگر اُٹھ جائے گا پردہ تمہارا یا رسولؐ اللہ
خدا کا وہ نہیں ہوتا، خدا اُس کا نہیں ہوتا
جسے آتا نہیں ہوتا تمہارا یا رسولؐ اللہ
بھروسہ اس کو کہتے ہیں گنہگاروں نے محشر میں
خدا کے سامنے تم کو پکارا یا رسولؐ اللہ
خدا کا بحرِ رحمت اس قدر کیوں جوش میں آیا
کسی بے کس نے کیا تم کو پکارا! یا رسولؐ اللہ
خدا حافظ، خدا ناصر سہی لیکن یہ محشر ہے
یہاں تو آپ ہی دیں گے سہارا یا رسولؐ اللہ

خدا سُنتا ہے اور بندوں میں اپنے مِل کے سُنتا ہے
جہاں بھی ذکر ہوتا ہے تمہارا یا رسول اللہ

تمہارا ہی کرم تھا یہ کہ دن بھی اور قیامت کا
بڑی ہی خیر خوبی سے گزارا یا رسول اللہ

کلیم اللہ آتے بھی تو کیوں آتے مدینے میں
اُنہیں کیا ہوش کھونے تھے دُبارا یا رسول اللہ

خدا کا نام لے کر جو بھی آیا وہ لکھ لایا
مجھے کب نعت لکھنے کا ہے یارا یا رسول اللہ

خدا اپنا سمجھتا ہے صبا کو کیا معمّہ ہے
بتاتا ہے یہ اپنے کو تمہارا یا رسول اللہ

احمدؐ

یوگندر پال صابر

مظہرِ حُسنِ ذات ہیں احمدؐ	رحمتِ ہر حیات ہیں احمدؐ
اپنے اور غیر میں نہیں تفریق	سرورِ کائنات ہیں احمدؐ

غلاموں کو زمانہ بھر کا مولیٰ کر دیا

پنڈت ہری چند اختر

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانہ بھر کا مولیٰ کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حُسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا

کہہ دیا لا تقنطوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سر بسر محوِ تمنّا کر دیا

خوش خلقی خوش معاملگی اور آپ کی خدمت
ہمارا اُصول ہے

• کراکری • ہوزری • تھرماس آئس بکس • کولر

اور سامانِ آرائش وزیبائش
مہیّا ہو سکتا ہے!

اپنی طرز کی ملتان بھر میں واحد دُکان

ویسٹرن جنرل سٹور

فون نمبر
۲۳۷۳

صدر بازار ملتان چھاؤنی

پنجابی

گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف

•

ج سِکّ متراں دی وِدھیری اے
کیوں جِندڑی اُداس گھنیری اے

ں نکوں وِچ شوق چنگیری اے
اَج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

کھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نُورانی اے

لی زُلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

س صورت نوں میں جان آکھاں
جاناں کہ جانِ جہاں آکھاں

ہج آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں

یہا صورت شالا پیشِ نظر
رہے وقت نزع تے روزِ حشر

ج قبر تے پُل تھیں ہوسی گزر
سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں

لا ہو مکھ تھیں مخطط بر دیمن
مُن بھانودی جھلک دکھاؤ سجن

اُوہا مِٹھیاں گالیں الاؤ مِٹھن
جو حمرا وادی سن کریاں

سُبحانَ اللہ مَا اَجمَلَکَ
مَا اَحسَنَکَ مَا اَکمَلَکَ

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

حضرت خواجہ غلام فریدؒ، چاچڑاں

آ پہنوں تم جیندیں مکے — وِچ شہر مبارک پکے
واہ دیس عرب دیاں جاہیں — خوش طرحیں خوب خصالیں
گیاں وِسر وطن دیاں گاہیں — کیا خویش قبیلے، سکے
ہُن پتھر سیجھ پھلاں دی — ہے دھوڑی تول گلاندی
شب بادِ صبا مَن بھاندی — تا صبح جھلیندی پکھے
ہے ملکِ مقدس نوری — ہے جنت حور قصوری
بن عاشق پاک حضوری — بیا کون قدم اتھ رکھے
وِچ ڈٹھم مدینہ عالی — جتھ کون و مکان دا والی
ہے دھرتی عیبوں خالی — پیا نور رسالت چھکے
کیوں وِسرن یار دے ڈیرے — تھیاں اکھیاں رو رو بیرے
دم جیندیں کرسوں پھیرے — یا لڈ بھسوں آ بکے
تو ڑے لگدے دھکے دھکے — اکھ وَل وَل یار ڈوں تکے
تن آگ محبت بکھے — دِل درد دوں لذت چکھے
ہے سخت شدید آزاری — کرے کون فرید دی کاری
نِت تنلے نالے جاری — دِل سوز دوں بھج بھج پکے

صلوٰۃ وسلام

(۱)

یا شفیع الوریٰ سلامٌ علیک — یا نبیّ الھُدیٰ سلامٌ علیک
خاتمَ الانبیاء سلامٌ علیک — سیّد الاصفیا سلامٌ علیک
اَحمدُ لَیسَ مِثلُکَ اَحَدٌ — مُجتبیٰ مُصطفیٰ سلامٌ علیک
واجبٌ حُبُّکَ علَی المخلُوقِ — یا حبیبَ العُلا سلامٌ علیک
اَعظمُ الخَلقِ اَشرفُ الشُّرَفا — اَفضلُ الاذکیا سلامٌ علیک
کُشِفَت مِنکَ ظُلمَۃُ الظُّلَمَا — اَنتَ بَدرُ الدُّجا سلامٌ علیک
طَلَعَت مِنکَ کَوکَبُ العِرفان — اَنتَ شمسُ الضُّحیٰ سلامٌ علیک
مُھبِطُ الوحیِ مَنزِلُ القُراٰن — اَنتَ نُورُ الھُدیٰ سلامٌ علیک
کیفَ شقّ القمر باشارتِہٖ — مُعجزُ الادّعا سلامٌ علیک
اِنّکَ مُقصَدِی وَمَلجَائِیْ — اِنّکَ مُدّعا سلامٌ علیک

اِشْفِعِیْ یَا حَبِیْبِیْ یَوْمَ الْجَزَاء — اَنْتَ شَافِعُنَا سَلَامٌ عَلَیْک
مطلبی یا حبیبی لیس سواک — انت مقصودنا سلام علیک
سیدی یا حبیبی مولائی — لک روحی فدا سلام علیک
لک مالی فدا لک جسمی فدا — لک عینی فدا سلام علیک
لک امی فدا لک ابی فدا — کلنا لک فدا سلام علیک
ولیلۃ اسریٰ بہ قالت الانبیاء — مرحبا مرحبا سلام علیک
ھذا اقول غلام عشقی!
منہ یا مصطفٰے سلام علیک

(۲)

مولانا جامیؒ

ز من بری ز مدینہ صبا سلام علیک
چناں کہ می برد اہل وفا سلام علیک
رسال رسال بہ در روضۂ رسول کریم
بہ صد تضرع زما بے نوا سلام علیک
بروز عین توقع کہ از گنہ گارم
نہ او کنی بہ پذیری شہا سلام علیک

ز خستہ عاجز و مسکین و ناتواں جامی
رسال بہ حضرت او ابجد اسلام علیک

(۳)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں — اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہے — اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم — اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش! محشر میں جب ان کی آمد ہو — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا — مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۴)

ماہر القادری

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے
سلام اُس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دُکھ اُٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اُس پر جو اُمت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اُس پر جو فرشِ خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا
سلام اُس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

سلام اُس پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مسلماں کا یہی ایماں، یہی مقصد، یہی شیوا
سلام اُس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سُنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

(۵)

غافل کرنالی

سلام اُس پر جسے اللہ کا محبوب کہتے ہیں
سلام اُس پر جسے کونین کا مطلوب کہتے ہیں
سلام اُس پر کہ جس کا غلغلہ ہے بزمِ ہستی میں
سلام اُس پر جو آیا ہم گنہ گاروں کی بستی میں
سلام اُس پر سبق جس نے اخوت کا پڑھایا ہے
سلام اُس پر کہ جس نے دہر کو جینا سکھایا ہے
سلام اُس پر جسے انسانیت کا پیشوا کہیے
سلام اُس پر خلیل اللہ کی جس کو دُعا کہیے
سلام اُس پر کہ جس نے خوئے تسلیم و رضا ڈالی
سلام اُس پر کہ جس نے آدمیت کی بِنا ڈالی

سلام اُس پر شرف بخشا گیا لولاک کا جس کو
سلام اُس پر بہت محبُوب رکھتا ہے خدا جس کو

سلام اُس پر کہ جس کی سب رسُولوں نے گواہی دی
سلام اُس پر کہ جس نے بے زروں کو بادشاہی دی

سلام اُس پر مٹایا زور جس نے کُفر و بدعت کا
سلام اُس پر دکھایا راستہ جس نے حقیقت کا

سلام اُس پر کہ جس کے نُور سے معمُور ہے دُنیا
سلام اُس پر کہ جس کے دَم سے رشکِ طُور ہے دُنیا

سلام اُس پہ ہمیں جس کی شفاعت کا سہارا ہے
سلام اُس پر دلوں میں جس کی اُلفت آشکارا ہے

سلام اُس پر کہ جس کا آخری پیغام ہے زندہ
سلام اُس پر کہ جس کے نام سے اِسلام ہے زندہ

سلام اُس پر چمن جس نے صداقت کے کھلائے ہیں
سلام اُس پر کہ جس نے گیت وحدت کے سنائے ہیں

سلام اُس پر جو حامی ہے یتیموں اور غریبوں کا
سلام اُس پر مقدّر جس نے بدلا کم نصیبوں کا

سلام اُس پر جو قرآنی بصیرت لے کے آیا ہے

سلام اُس پر کہ جو بے مثل سیرت لے کے آیا ہے
سلام اُس پر کہ جس کے نام کی حق نے قسم کھائی

سلام اُس پر جہاں میں جس کے آنے سے بہار آئی
سلام اُس پر جو سب نبیوں سے افضل اور اعلیٰ ہے

سلام اُس پر دلوں میں جس کے جلووں سے اُجالا ہے
سلام اُس پہ ہے جس کا ذکر قرآں کی صداؤں میں

سلام اُس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں دُعاؤں میں
سلام اُس پر کہ جس کا نام احمدؐ اور محمدؐ ہے

سلام اُس پر کہ جس کی ذات اکمل اور امجد ہے
سلام اُس پر جو عاقل کی تمنّاؤں کا حاصِل ہے

سلام اس پہ جو چرخِ آگہی کا ماہِ کامل ہے

(خاص برائے نعت نمبر)

٦

ادیب سیمابی

اے شہریارِ کشورِ ہفت آسماں سلام
اے تاجدارِ سلطنتِ کُن فکاں سلام

www.facebook.com/Naat.Research.Centre www.sabih-rehmani.com/books

روحِ رواںِ محفلِ کون و مکاں سلام
صدر العلائے انجمنِ قدسیاں سلام

دُرِّ یتیم نازشِ پیغمبراں سلام
اللہ کے حبیب شہِ انس و جاں سلام

جانِ جہاں سلام، مسیحِ زماں سلام
درمانِ دردِ چارۂ بے چارگاں سلام

ہے تیری ذات مالک و مختارِ دو جہاں
مختارِ دہر مالکِ خُلد و جناں سلام

محشر میں عاصیوں کا سہارا ہے ایک تُو
اے رحمتِ تمام سکون و اماں سلام

اہلِ جہاں پہ تیرے ہیں احسان بے شمار
بے حد درود تجھ پہ شہا بے کراں سلام

اِک جام اس طرف بھی مئے کیف بار کا
مے خانۂ الست کے پیرِ مغاں سلام

ملتا جو حاضری کا ادب کو شرف حضورؐ
کرتا ادب سے پیش سرِ آستاں سلام

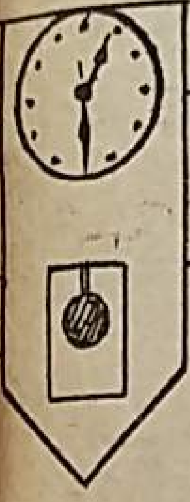

ہر قسم کی گھڑیوں کی مرمّت گارنٹی سے کروانے کیلئے

محمود واچ میکرز

نزد اقبال بک اسٹال حسین آگاہی ملتان

کو یاد رکھیئے!

ہر قسم کی

انگریزی ادویات بازار سے بارعایت خریدنے

کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

برادرز میڈیکل سٹورز

بیرون حرم گیٹ نشاط روڈ ملتان

ہمارے ہاں

جلسوں، شادیوں اور پارٹیوں

کیلئے

بلب، ٹیوب

عمدہ لاوڈ اسپیکر

اور

دیگر بجلی کا سامان

کرایہ

پر مل سکتا ہے

ملتان الیکٹرک

ریپئرنگ ورکس

اندرون پاک گیٹ نزد دربار پیر صاحب

ملتان

ہمارے ہاں

ہر قسم کی

انگریزی ادویات

تھوک و پرچون

بازار سے بارعایت آکر خرید فرمائیے

سیفی میڈیکل ہال

صدر بازار

ملتان چھاؤنی

فون نمبر

۳۳۶۶

دعوتوں اور پارٹیوں کیلئے
دری
کرسیاں
شمیانہ
قناتیں
چاندنی
صاف شفاف فرش، اعلیٰ فرنیچر اور کراکری ہم سے حاصل کریں!
عزیز ٹینٹ ہاؤس
نزد گھنٹہ گھر
ملتان
فون ۳۴۸۸

شاد ڈینٹل کلینک
اینٹی پائیوریا لوشن
دانتوں اور مسوڑھوں کے شافی علاج اور جدید
اصولوں پر نئے دانت بنانے، بغیر تکلیف کے
دانت نکالنے میں مقبولیت کا درجہ رکھتا ہے
نیز
مسوڑھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے
ماسخورہ اور پائیوریا کا علاج
گارنٹی سے کیا جاتا ہے
ڈاکٹر سید مشاہد علی شاہ عثمانیہ مارکیٹ حسین آگاہی ملتان

خالص جڑی بوٹیوں کے
مرکبات و مفردات
اور گرمیوں کیلئے مشروبات
تھوک و پرچون خریدنے کیلئے ہماری خدمات
حاصل کریں
جبّاریہ دواخانہ
عثمانیہ مارکیٹ حسین آگاہی ملتان

مہر ٹیکسیں کی تیار کردہ
مصنوعات
● پھولدار کھیس
● دری بسترہ ● دری فرش ● بیڈ کور شیٹ
● جائے نماز ● صوفہ کلاتھ وغیرہ
آپ بھی استعمال کیجئے اور فرحت محسوس کیجئے!
بنانے والے:-
مہر اینڈ کمپنی چوک شہیداں
ملتان
فون نمبر ۲۵۵۸

ملتان میں
شیشے
کے ہول سیل ڈیلر

عمارتی شیشہ موٹروں کے شیشے
ٹیبل گلاس، قدِ آدم آئینے
بلارڈ بورڈ، پلائی ووڈ اور ہر قسم کے
فوٹو فریم کرانے
کیلئے ہماری خدمات
حاصل کریں

بیرون بوہڑ گیٹ
نزد تاج محل سینما ملتان

نیو گلاس ہاؤس

ہیڈ آفس
ریلی بازار لائل پور فون ۲۴۴۵
برانچ آفس
بیڈن روڈ لاہور

ملتان بھر میں گھڑیوں کی مشہور دکان

قادر واچ کمپنی
کالے منڈی ملتان شہر

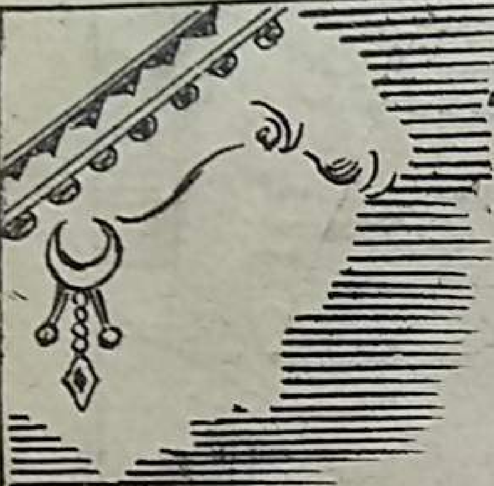
جدید ترین ڈیزائنوں کے
زیورات
کے لئے
ملتان جیولرز صرافہ بازار ملتان کو یاد رکھیں!

فون: ۳۳۴۷
عابد (جرمن) سپیشل پمپ

ہر قسم کے
ٹیوب ویل
ڈیزل انجن، فلٹر رسّی
پمپ اور بورنگ
ہر وقت
تیار
مل سکتے ہیں!

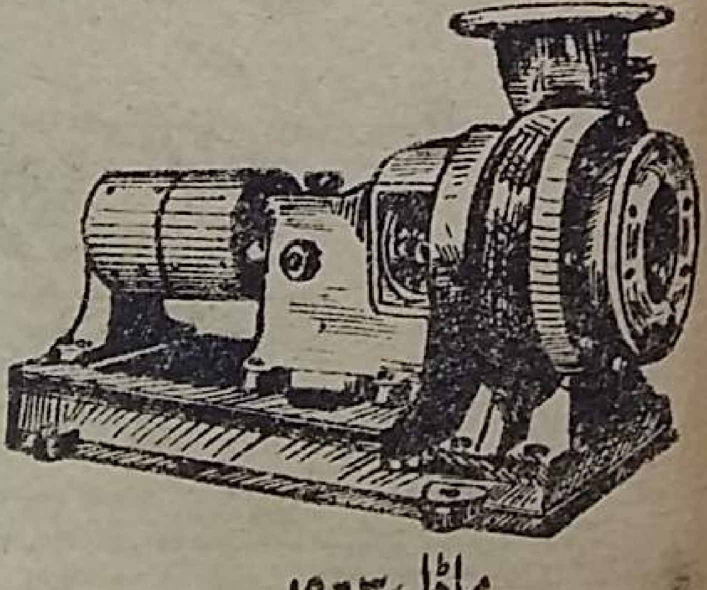
ماڈل ۱۹۶۳

اپنی کوٹھیوں بنگلوں اور فیکٹریوں کی زیبائش و خوبصورتی کیلئے ہمیں یاد رکھیں

ایم حیات، ایم فاضل
پینٹ مرچنٹس

بیرون حرم گیٹ اکبر روڈ، ملتان۔ فون نمبر: ۲۱۱۸

www.sabih-rehmani.com/books

خوشخبری

ہمارے ہاں سامان ہارڈویئر، ٹولز، بلڈنگ میٹریل
پائپ اینڈ پائپ فٹنگ، ہارڈ بورڈ، سریہ، پتی
چادر، اینگل آئرن، تار جستی و سیاہ، بازار سے
بارعایت خریدیں

نیز اے سی سی سیمنٹ مقررہ نرخ پر
خرید کر خدمت کا موقعہ دیں

سیالکوٹ ہارڈویئر اسٹور

فون نمبر ۴۰۷۰۲ ═ بیرون حرم گیٹ ملتان ═ گودام فون ۳۳۵۰۰

www.facebook.com/Naat.Research.Centre

ریشمی و سلکی کپڑا

رنگا رنگ اور بہترین پرنٹ میں

نہایت دلکش، عمدہ اور تازہ ورائٹی

• ہمٹن • کریپ • ٹشو • ساٹن و ساڑھیاں ہر قسم

فون نمبر 2152

خواجہ اینڈ سنز رجسٹرڈ

کلاتھ مرچنٹس

(سابقہ خواجہ بوٹ ہاؤس) چوک بازار ملتان شہر سے خرید فرمائیں!

قیمت مناسب اور مقابلتاً ارزاں

آزمائش شرط ہے!

سامان متعلقہ جیننگ

بال و رولر بیرنگ، ہیئر و ریر بلٹینگ ٹولز ہمہ قسم — اور — مل اسٹورز خریدنے کیلئے

تشریف لائیں

آپ کے منتظر

حاجی علم الدین اینڈ کمپنی

جیننگ اینڈ مل اسٹورز

چوک شہیداں بیرون حرم گیٹ ملتان

سلے سلائے ملبوسات

اور

بہترین ہوزری

کیلئے

فیشن کارنر حسین آگاہی ملتان کو مت بھولیے!

سلائی کے لئے

صمد

سلائی مشین

نیز ہر قسم کی جاپانی و پاکستانی مشینیں
خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں!

پاک سیونگ مشین کمپنی ۱۳ الحرم مارکیٹ حرم گیٹ ملتان

★ نئے کپڑے ★ نئے ڈیزائن ★ نئے رنگ

ہمارے ہاں ہر قسم کے
اعلیٰ سوتی و اونی کپڑے
آپ کی پسند کے مطابق مل سکتے ہیں

ایکبار تشریف لاکر اپنے پسندیدہ کپڑوں کا انتخاب کیجیے!

شیخ ٹریڈرز فیر پرائس شاپ فون نمبر ۳۴۳۴

صدر بازار ملتان چھاؤنی

نیز نہایت عمدہ قسم کی برساتیاں بھی مل سکتی ہیں!

جدید طرز کے سامان

اور ——— ماہر فن کار

سادہ تصاویر اور ٹیکنی کلر کیلئے

مغربی پنجاب میں واحد مرکز

مسلم فوٹو سٹوڈیو

بیرون بوہڑ گیٹ

ملتان شہر

چادر بستر سیٹس • دری کھیس • شرٹنگ

کپڑا صوفہ • کپڑا پردہ

تیار کردہ تاج کلاتھ فیکٹری

کچہری روڈ، ملتان شہر

تار کا پتہ: ٹاٹیکس ملتان • فون نمبر ۲۹۳۸

ٹیوب ویل لگوا کر اپنی زرعی پیداوار بڑھایئے

ٹیوب ویل سے متعلقہ ہر قسم کا سامان از قسم ڈیزل انجن سنٹری فیوگل پمپ، فلٹر زرنتی و پیتل بمعہ پائپ جستی و آہنی نیز ہر سائز میں بورنگ پلانٹ

حاصل کرنے کیلئے خود تشریف لائیں یا لکھیں

گرین لینڈ ٹیوب ویل

محمدی بلڈنگ

ریلوے روڈ، ملتان

ہر قسم کے سوتی، ریشمی، اونی کپڑوں کا مرکز

ملّت کلاتھ ہاؤس

بازار حسین آگاہی ملتان شہر

فون نمبر ۲۸۸۰

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیجئے

ٹینڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو حسب ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو ڈی کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں جو مورخہ ۱۹ راگست سنہ ۱۹۶۳ء کو بوقت ۱۱ بجے دن وصول کئے جائیں گے۔ زرِ ضمانت بصورتِ سرکاری چالان خزانہ ٹینڈر کے ہمراہ منسلک کرنا ضروری ہے۔ ٹینڈر فارم اور کام کی دوسری تفاصیل ڈویژنل آفس میں کسی کاروباری روز دیکھی جا سکتی ہیں۔ ایگزیکٹو انجینئر بغیر کسی وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو نامنظور کر سکتا ہے۔ شرطیہ ٹینڈر قابلِ قبول نہ ہوں گے۔

نمبر شمار	کام کی تفصیل	تخمیناً لاگت	زرِ ضمانت	کام کی میعاد
۱۔	تعمیر دفاتر برائے ایڈیشنل کنسٹرڈپٹی چیف انجینئر انہار۔ ڈپٹی ڈائرکٹر ہیڈ سروسز، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور کنزرویٹر آف فورسٹ ملتان	۴،۸۰،۰۰۰/-	۹،۶۰۰/-	۱۲ ماہ
۲۔	تعمیر ۶ عدد ٹائپ III کوارٹرز۔ ۱۰ فٹ چوڑی پکی سڑک اور گلیاں وحدت کالونی ملتان	۸۲،۰۰۰/-	۱،۷۰۰/-	۶ ماہ
۳۔	تعمیر ۲ عدد سی ٹائپ بنگلے اور ۴ عدد ڈی ٹائپ بنگلے وحدت کالونی ملتان	۳،۰۰،۰۰۰/-	۶،۰۰۰/-	۹ ماہ

دستخط۔ ایگزیکٹو انجینئر ملتان کنسٹرکشن ڈویژن نمبر ۱
مقبول کالونی ملتان

MLT/77

صحت مند زندگی کیلئے

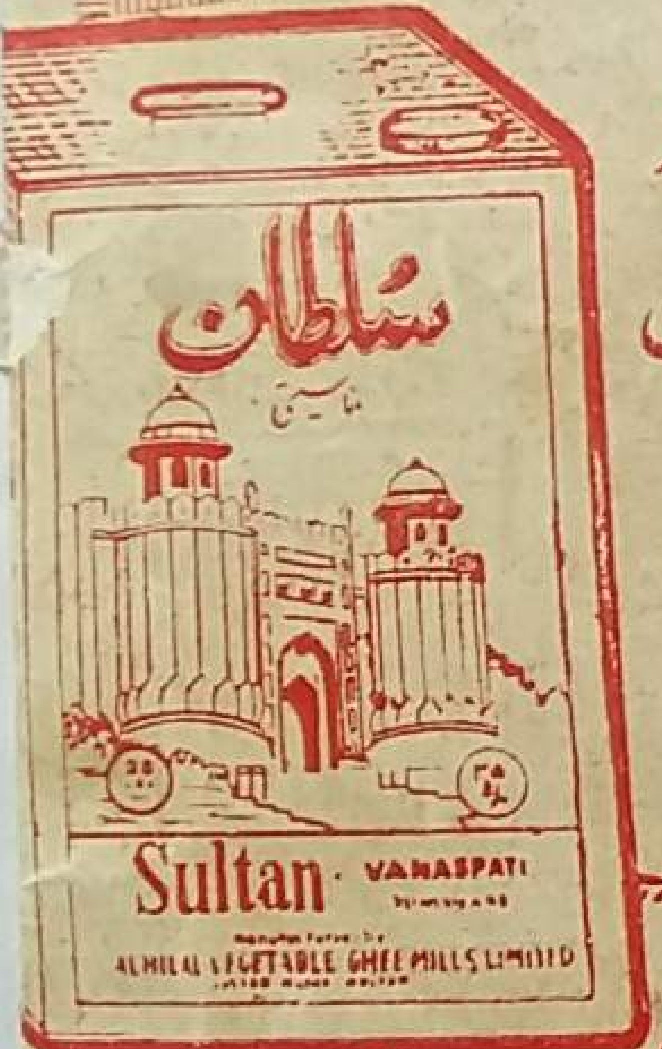

۲ پونڈ، ۵ پونڈ، ۱۰ پونڈ
اور ۳۵ پونڈ کے ڈبوں میں
وٹامن اے اور ڈی
سے بھرپور

سلطان
وناسپتی

استعمال کیجئے

الہلال ویجی ٹیبل گھی ملز لمیٹڈ سلطان نگر